اسلام اور عیسائی مشنری

یہ ایک مسلّم امر ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو عیسائی مشنریوں کی نظر میں کھٹکتا ہے۔ اور وہ آئے دن مختلف رنگوں اور پیرایوں میں یہ کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ کسی طرح سے اسلام کو دنیا سے مٹا دیں۔ مگر خدا کی باتیں نہیں ٹل سکتیں ہیں۔ اور اسلام بجائے معدوم ہونے کے ترقی کر رہا ہے۔ خصوصاً اس چودھویں صدی میں جو احیائے اسلام اور اظہار علی الملل کے لئے پہلے سے مقرر ہو چکی ہے۔ کیونکہ اسی صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ نے اس مرد خدا کے نزول کا وعدہ دیا تھا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پر مسیح و مہدی کے نام سے پکارا گیا +

یہی وجہ ہے۔ کہ اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے جسقدر اسباب اور سہولتیں اس صدی میں میسّر ہیں۔ اس سے پہلے کسی زمانہ میں اُن کی نظیر نہیں ملتی۔ حال میں بمقام اڈنبرا مشنریوں کی ایک عالمگیر کانفرنس ہوئی ہے جس میں رومن کیتھولک اور یونانی کلیسیا کے عیسائی تو شامل نہیں ہوئے۔ باقی مختلف ممالک سے عیسائی مشنری اسمیں شامل ہوئے۔ اس کانفرنس کی غرض عیسویّت کی اشاعت کے متعلق تجاویز پر غور کرنا۔ اور اسلام کا مقابلہ تھا۔ کیونکہ جب ہم اس کانفرنس کی روئیداد کو پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی دوسرے مذہب کا ذکر بجز اسلام کے نہیں کیا گیا۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو عیسویّت کو نگل جانے والا ہے۔ قاہرہ کے نامور اخبار المویّد نے اس کانفرنس کے متعلق نوٹ لکھتے ہوئے لندن کی ایک تار کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ افریقہ میں دین اسلام کا بسرعت پھیلنا عیسائی دنیا کے نزدیک ایک اہم موضوع اور ضروری بحث ہے جس کے متعلق مبلغین مسیحت نے ایک شاندار کانفرنس منعقد کر کے غور و فکر کیا۔ جس میں قرار پایا کہ افریقہ میں مسیحی مدارس اور طبی رسالوں میں اضافہ کیا جائے۔ لیکچرار ون نے اسبات پر افسوس ظاہر کیا۔ کہ برٹش گورنمنٹ دین اسلام کو پھیلنے پھولنے کا موقع دے رہی ہے۔ اور مسیحی مذہب کی گاڑی میں روڑا اڑکاتی ہے۔ غرض کہ اس کانفرنس کی رائے میں مسیحیت کی سست مشین کو سریع الحرکت بنانے کی اعلیٰ تدبیر یہ ہے۔ کہ مسیحی مشنریوں کی تعداد دو چند رکھی جائے۔ کہ وہ دین اسلام کے راستے میں مشکلات پیدا کر دیں۔ تا کہ کسی طرح اس کی اشاعت رُک جائے۔ اور مسیحیت اس پر غالب ہو کر تمام عالم میں پھیل جائے۔

جائے غور ہے کہ یہ لوگ کانفرنسیں قائم کر کے خود صاف طور پر تسلیم کرتے ہیں کہ ہم دین اسلام کی اشاعت کو روکنے کیلئے ہر طرح کی جائز و ناجائز تدابیر پر عمل کرنے کو تیار ہیں پھر باایں ہمہ تعصّب کا الزام ہم پر لگاتے ہیں۔ اور ہماری متوقع اسلامی جامعیّت کے تصوّر سے ڈرا کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے۔ تو خود اُن سے بڑھ کر کوئی متعصب اور بے انصاف نہیں جو اپنے ہم مذہب سلطنتوں کے بھروسہ پر دوسرے مذاہب کو بزور و جبر روکنے کیلئے کمر بستہ ہیں +

اس نوٹ کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائی مشنری کیسے جھنجلائے ہوئے ہیں۔ اور بھوکے بھیڑیئے کیطرح گھبرائے ہوئے برٹش گورنمنٹ پر بھی حملہ کرنے سے نہیں رُکتے۔ یہ رائے ڈاکٹر کرل کم نے پیش کی تھی۔ جو عرصہ سے سوڈان میں ہیں۔ اور جن کے مضامین پر حال ہی میں میرے مکرم مخدوم جناب مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے ایک زبردست مضمون تنقیدی رنگ میں شایع کیا ہے۔ ڈاکٹر مذکور نے کہا کہ یوروپین گورنمنٹیں بلا واسطہ اور بالواسطہ اسلام کی اشاعت کی حوصلا افزائی کر رہی ہیں۔ اور مسیحی مذہب کی طرف سے بے پرواہ ہیں۔ ڈاکٹر کرل کم کی یہ رائے نہایت سقیم اور نفرت کے قابل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ برٹش گورنمنٹ کے عہد معدلت مہد میں اسلام اور دوسرے مذاہب کو اپنی اشاعت و تبلیغ کیلئے یکساں آزادی ہے۔ اور کسی شخص کو جبراً کسی مذہب کے اختیار کرنے کی ممانعت ہے۔ ہم اس آزادی کو بھی بڑی گراں قدر امداد اور نعمت سمجھتے ہیں۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ کہ اسلام کی حوصلا افزائی گورنمنٹ کی طرف سے ہوتی ہے۔ بہر حال میری غرض اس آرٹیکل میں اس امر پر بحث کرنا نہیں۔ ہم گورنمنٹ کی اس عنایت کے بدل شکر گذار ہیں۔ کہ ہمیں اپنے عقاید کی اشاعت کا حق دیا گیا ہے علاوہ اشاعت کیلئے ہر قسم کے سامان ہمیں میسّر ہیں۔ میری غرض اس وقت یہ بتانا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ایسا زمانہ اور ایسے اسباب عطا کئے ہیں جو اسلام کا اظہار دوسرے تمام ملل باطلہ پر کیا جاوے۔ مشیت ایزدی میں جو وقت اس کام کیلئے مقدر تھا وہ آگیا۔ عیسائی مشنری جو لاکھوں اور کروڑوں روپیہ پانی کیطرح اس کام کے لئے بہاتے ہیں انہوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ باوجود ان کی سر توڑ کوششوں کے وہ اسلام کے مقابلہ میں ترقی نہیں کر سکتے۔ اور اب وہ اپنی طاقت اور جتھے کو اس مقصد کے لئے سہ چند کرنا چاہتے ہیں اسلام کی حقانیت اور روحانیت میں اتنی قوت ہے کہ ایک آدمی دس کے مقابلہ کے لئے کافی ہے۔ یہ وقت عیسوی مذہب کی شکست فاش کا ہے۔ مسلمانوں کو بہت تھوڑی ہمت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ مگر وہ ہمت اور توجہ خدا میں ہو کر ہونی چاہئیے اور اگر اس طریق کو چھوڑ کر جو اللہ تعالےٰ نے اس وقت اسلام کے غلبہ کا ہمیں بتایا ہے۔ اور جس کے اظہار کے لئے اپنا بندہ ہم میں بھیجا ہم خود کوئی کوششیں کریں گے تو یقیناً وہ غیر مفید اور اکارت جائے گی۔ پس ہمیں مناسب ہے کہ اشاعت اسلام کی کوششوں کو امام وقت کے ارشاد کے ماتحت کر دیں اور تمام انفرادی طاقتوں کو جو منتشر ہو چکی ہیں۔ ایک مرکز پر جمع کریں تو اللہ تعالیٰ یقیناً اپنے ملائکہ کی فوج کو نصرت اسلام کے لئے نازل کرے گا۔ اور اسلام کا بول بالا ہوگا اور باطل اب اُٹھ نہیں سکتا۔ مشنریوں کی تمام مجموعی کوششیں اکارت جائیں گی اسلئے کہ وہ حق اور روح کے ساتھ نہیں اور خدا کی حمد اور ستایش کی خاطر نہیں بلکہ راستبازوں کے امام اور نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کو گرانے کے لئے ہیں انکی یہ جنگ اسلام سے نہیں بلکہ خدا سے ہے۔ پھر خدا سے لڑنے والوں کا انجام عیاں ہے۔ بالآخر اپنے دوستوں کو آگاہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اُٹھیں کیونکہ کام کرنے کا وقت یہی ہے۔ ورنہ

قضائے آسماں است ایں بہر حالت +

فیصلہ ثالثی متعلق انجمن حمایت اسلام لاہور

(انجمن حمایت اسلام لاہور کی طرف سے مندرجہ ذیل فیصلہ ثالثی بغرض اشاعت موصول ہوا ہے جس کو ذیل میں ضمیمہ (جس میں ممبران کونسل کی فہرست ہے) چھوڑ کر شائع کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر)

جنرل کونسل انجمن حمایت اسلام لاہور نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۹۔اپریل ۱۹۱۰ء میں بذریعہ ریزولیوشن مندرجہ ذیل بالاتفاق ہم سات خادمان قوم کا ایک بورڈ آف آربیٹریشن (کمیٹی ثالثان) باختیار کامل اس غرض کے لئے مقرر کیا کہ جملہ امور متعلقہ انجمن کا مناسب فیصلہ کریں۔

ریزولیوشن

یہ اجلاس نواب ذوالفقار علی خان صاحب بہادر قزلباش سی۔آئی۔ای پریزیڈنٹ۔ آنریبل نواب ذوالفقار علی خان صاحب۔ آنریبل میاں محمد شفیع صاحب۔ مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی۔آئی۔ای۔ شیخ اصغر علی صاحب بی۔اے۔آئی۔سی۔ایس۔ میاں فضل حسین صاحب ایم۔اے۔ بیرسٹرایٹ لا۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔اے بیرسٹرایٹ لا کا کورٹ آف آربیٹریشن مقرر کرتا ہے اُن کو کامل اختیار رہیگا کہ جملہ امورات متنازعہ انجمن حمایت اسلام کے متعلق جو فیصلہ مناسب سمجھیں دیں۔ اور اس فیصلہ پر عملدرآمد کریں اور کرادیں۔ اُن کا ساختہ قطعی ہوگا۔"

چنانچہ اس اختیار کے مطابق ہم نے یکم۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔مئی ۱۹۱۰ء کو متواتر اجلاس کرکے مناسب تحقیقات کی اور باہم تبادلہ خیالات کے بعد بلکہ بعد کامل غور اختلافاتِ گذشتہ کو مٹانے۔ انجمن کی موجودہ حالت کی درستگی اور آیندہ بہبودی کے حصول کے لئے ہم مفصلہ ذیل فیصلہ صادر کرتے ہیں۔

بمنزلہ (فیصلہ ثالثی متعلق انجمن حمایت اسلام لاہور)

(۱) موجودہ کمیٹی ہائے انتظامی کے تین سلسلے۔ یعنی جنرل کونسل مینیجنگ کمیٹی (مجلس منتظمہ) اور کمیٹی ہائے ماتحت کی بجائے آیندہ انتظام انجمن کے لئے جنرل کونسل اور پانچ مستقل کمیٹی ہائے ماتحت مقرر کرتے ہیں۔ جو براہ راست جنرل کونسل کے ماتحت ہونگی۔ موجودہ قواعد کے روسے جو اختیار جنرل کونسل اور مجلس کو حاصل ہیں۔ نئے قواعد تیار ہونے تک وہ سب نئی جنرل کونسل کو حاصل ہوں گے۔

(۲) جنرل کونسل کے ممبران کی تعداد ایک سو گیارہ (۱۱۱) ہوگی جن میں سے ساٹھ (۶۰) ممبران مقامی اور اکاون (۵۱) مفصلات کے رہنے والے ہوں گے۔ پہلی جنرل کونسل کے ممبر اس فیصلہ میں ہم نے خود انتخاب کر دیئے ہیں۔ آئندہ چار سال کے بعد اور بعد ازاں ہر تین سال کے بعد ۱/۳ حصہ ممبران مقامی اور ۱/۳ حصہ ممبران مفصلات بذریعہ قرعہ اندازی نکل جایا کریں گے۔ اور اُن کی بجائے باقی ۲/۳ حصہ ممبران جنرل کونسل نئے ممبر بقید مقام منتخب کیا کریں گے ممبران خارج شدہ دوبارہ بطور امیدوار پیش ہو سکیں گے۔

(۳) عہدہ داران انجمن مفصلہ ذیل ہوں گے:۔ پریزیڈنٹ (۱) وائس پریزیڈنٹ سینیر و جونیر (۲) سکرٹریان (۲) فنانشل سیکرٹری (۱) اگزیمینر (۱) انجنیر (۱)۔

(۴) عہدہ دار مندرجہ فقرہ نمبر ۳ پر ہم مفصلہ ذیل اصحاب کو منتخب کرتے ہیں:۔

پریزیڈنٹ۔ حاجی نواب فتح علی خانصاحب قزلباش سی آئی۔ای۔

وائس پریزیڈنٹ سینیر۔ شمس العلماء مفتی مولوی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی۔

ایضاً (جونیر) خانصاحب میاں نظام الدین صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج رئیس باغبانپورہ۔

سیکرٹریان۔ حاجی شمس الدین صاحب و شیخ عبدالعزیز صاحب بی۔اے۔ ایڈیٹر آبزرور۔

فنانشل سکرٹری۔ بابو قادر بخش صاحب اکونٹنٹ کرنسی آفس۔

اگزیمینر۔ ماسٹر احمد بابا صاحب۔

انجنیر۔ میر فدا حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین نارتھ ویسٹرن ریلوے۔

(۵) جنرل کونسل کے ماتحت پانچ مستقل کمیٹیاں حسب ذیل ہوں گی:۔

۱۔ کالج کمیٹی
۲۔ سکولز کمیٹی
۳۔ کمیٹی تالیف و اشاعت
۴۔ کمیٹی یتیم خانہ
۵۔ فنانس کمیٹی

ہر چہار کمیٹی ہائے اول الذکر کے ممبران کی تعداد پندرہ پندرہ ممبر فی کمیٹی مقرر کی ہے۔ فنانس کمیٹی کے ممبران کی تعداد گیارہ ہوگی۔ اور جنرل کونسل انکا انتخاب ہر تین سال کے بعد کیا کرے گی۔

(۶) جنرل کونسل آئندہ ان پانچ کمیٹی ہائے ماتحت کے چیرمین اور سکرٹری اپنے ممبران مقامی کے زمرہ سے منتخب کیا کرے گی۔ ہر دو سکرٹریان انجمن اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کمیٹیوں کے بحیثیت عہدہ ممبر ہوں گے علاوہ اُن کے ممبران جنرل کونسل ہر ایک سے گیارہ ممبر سے زیادہ کمیٹی ہائے ماتحت کے ممبر نہیں ہو سکیں گے۔

(۷) حاجی شمس الدین صاحب کمیٹی تالیف و اشاعت اور کمیٹی یتیم خانہ اور غیر مستقل کمیٹی تعمیرات (بلڈنگ کمیٹی) کا کام جنرل کونسل میں پیش کیا کریں گے اور اُن کے بل وغیرہ انہیں کی معرفت محکمہ مال میں پیش ہوا کریں گے۔ شیخ عبدالعزیز صاحب بی۔اے۔ کالج کمیٹی۔ سکولز کمیٹی فنانس کمیٹی کا کام جنرل کونسل میں پیش کیا کریں گے۔ اور اُن کے بل وغیرہ اُنہیں کی معرفت محکمہ مال میں جایا کریں گے۔

(۸) ان پانچ کمیٹی ہائے ماتحت کے ممبران میں سے ما سوا ہر دو سکرٹریان انجمن کے جو اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی متعلقہ کمیٹیوں کے ممبر ہوں گے کوئی اور شخص دو کمیٹی ہائے ماتحت سے زیادہ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔

(۹) سوائے صاحب پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر کے اور کوئی ملازم انجمن جنرل کونسل یا اس کی ماتحت کمیٹی کا ممبر نہیں ہوسکیگا۔ اور حاجی شمس الدین صاحب پر اس قاعدہ کا اطلاق نہ ہوگا۔

(۱۰) جنرل کونسل یا کمیٹی ہائے ماتحت کا کوئی ممبر انجمن کے کسی کام کو ٹھیکہ یا اُجرت پر نہ لے سکیگا۔ اور نہ کوئی اور کاروبار تجارتی انجمن کے ساتھ کر سکیگا اور نہ کوئی شخص جس کے پاس کسی کام کا ٹھیکہ ہو یا جو انجمن

کے ساتھ کوئی کاروبار تجارتی یا لین دین کرتا ہو جنرل کونسل یا کمیٹی ہائے ماتحت کا ممبر ہو سکے گا +

(۱۱) عہدہ داران انجمن کا انتخاب جنرل کونسل پہلے چار سال کے بعد اور بعد ازاں ہر تین سال کے بعد کیا کریگی اور پرانے عہدہ داراں کے نام دوبارہ انتخاب کے لئے پیش ہو سکیں گے +

(۱۲) فہرست ممبران جنرل کونسل جن کو ہمنے انتخاب کر دیا ہے - بطور ضمیمہ (الف) منسلک فیصلہ ہذا ہے اور مستقل کمیٹی ہائے ماتحت اور نیز غیر مستقل کمیٹی عمارت کے عہدہ داران و ممبران جو ہمنے منتخب کر دیئے ہیں - ضمیمہ (ب) میں درج ہیں +

(۱۳) مندرجہ بالا قواعد اور اصولوں کو مد نظر رکھ کر جن کی پابندی لازمی ہوگی - نئی جنرل کونسل قواعد عامہ انجمن کو از سر نو تیار کریگی +

(۱۴) جب تک نئے قواعد بن کر جنرل کونسل سے منظور نہ ہو جائیں - کمیٹی ہائے ماتحت اپنے اختیارات بموجب قواعد موجودہ استعمال میں لادینگی - ماسوا اُن تبدیلیوں کے جو ہم نے فیصلہ ہذا میں کر دی ہیں +

(۱۵) ہر دو سکرٹریاں انجمن ہمارے اس فیصلہ کا بہت جلد بذریعہ اخبارات اعلان کر دیں اور ہمارا فیصلہ ممبران انجمن کے پاس فوراً ارسال کر دیں اور تاریخ وصولی فیصلہ سے دو ہفتہ کے اندر نئی جنرل کونسل کا اجلاس کر کے ممبران انجمن کی رائے اس کے سامنے پیش کر دیں اور نئی جنرل کونسل کے اجلاس کی تاریخ سے جس میں ممبران انجمن کی رائے پیش ہونگی کمیٹی ہائے ماتحت اپنا اپنا کام شروع کریں گی - اور اُن کو اختیار ہوگا کہ اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیکر بموجب قواعد اپنے اپنے اختیارات استعمال میں لاویں +

(۱۶) ان اصلاحات کو مد نظر رکھ کر جو ہم نے اس فیصلہ میں کر دی ہیں - اور انجمن کی آئندہ بہبودی کے لحاظ سے ہم مناسب خیال کرتے ہیں کہ جو مقدمات فوجداری انجمن اور مولوی انشاء اللہ کی طرف سے بعض ممبروں و ملازمین وغیرہ انجمن کے برخلاف دائر میں نہ چلائے جاویں اور انجمن اور مولوی صاحب موصوف سے درخواست کرتے ہیں - کہ وہ ان مقدموں کو باجازت عدالت واپس لیویں +

اخیر میں ہماری دلی دعا ہے - کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اس نئے انتظام نیک نتائج پیدا کرے - اور انجمن حمایت اسلام لاہور کو دن بدن ترقی ہو - آمین مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء

دستخط فتح علی - دستخط رحیم بخش - دستخط محمد ذوالفقار علیخان - دستخط محمد شفیع دستخط اصغر علی - دستخط فضل حسین دستخط محمد اقبال +

اسلام سے ٹھٹھا نہ کرو

لاہور کے ریلوے کرکٹ گراؤنڈ میں ایک سکھ چین کے درخت کے پتے پر بعض لکھے ہوئے حروف کا کرشمہ پیسہ اخبار میں شایع ہوا ہے - اگرچہ پیسہ اخبار نے اسے کرامت نا درخت کی صورت میں پیش نہیں کیا سگر بعض نادان اسے اسلام کی صداقت کی دلیل ٹھیراتے ہیں - کہا جاتا ہے - اس درخت پر لا الہ محمد رسول علی ولی وصی کے حروف نمایاں طور پر لکھے ہوئے ہیں - اس تحریر کے متعلق تنقیدی بحث کرنے سے قبل یہ کہنا ضروری ہے - کہ اسلام اپنی صداقت میں ایسے شعبدات کا محتاج نہیں - ایسے امور کو اسلام کی سچائی کی دلیل ٹھیرانا اسلام کا مذاق اڑانا ہے اسلام کی ذاتی تعلیم اسکی خوبیاں اور اس کے خوارق اور زندہ نشانات اسکی سچائی کے عظیم الشان گواہ ہیں یہ کلمہ جو سکھ چین کے درخت کے پتے پر کسی عیار نے کھود لیا ہے بجائے اسلام کی سچائی کے دہریت پھیلاتا ہے - کیونکہ وہاں لکھا ہے لا الہ یعنی کوئی معبود ہی نہیں - اور پھر آخری حصہ لکھنے والے کی شیعیت پر دلالت کرتا ہے - کیونکہ علی وصی ولی بجز شیعوں کے اور کوئی نہیں بولتا - اسلئے جہاں تک میرا خیال ہے یہ کسی شیعہ بزرگ کی دستکاری کا نتیجہ ہے - بہرحال اس روشنی اور علم کے زمانہ میں ایسی باتوں کو اسلام کی سچائی کے لئے غرض سے پیش کرنا اسلام کے ساتھ دوستی نہیں بلکہ دشمنی کرنا ہے - اور مخالفین کو اس پر ہنسی کا موقعہ دینا ہے - امید ہے کہ مسلمان اخبارات اس قسم کی تحریریں چھاپنے سے آئندہ احتراز کریں گے -

ایڈورڈ میموریل فنڈ کا جلسہ

آج ۷ - اگست ۱۹۱۰ء کو تین بجے بعد دوپہر احاطہ کچہری ضلع گورداسپور میں صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے اپنے ضلع کے منتخب اور اہل الرائے لوگوں کا ایک عام جلسہ کرنا چاہا ہے - جس میں قیصر الجہانی کی یادگار کے لئے فنڈ مہیا کرنے کی تجاویز پر غور اور انہیں عملی صورت میں لانے کے لئے کی جاویگی - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ بھی مدعو ہیں +

اطلاع

۱۱ - اگست ۱۹۱۰ء کے الحکم کے ساتھ -

خریداران الحکم کی خدمت میں ایک مطبوعہ چٹھی بطور ضمیمہ بھیجی جاوے گی - خریداران الحکم کا فرض ہے کہ وہ اس چٹھی کا جواب ۰ اگست ۱۹۱۰ء تک غایت کار بھیجدیں -

یہ چٹھی الحکم کے متعلق غالباً ایک ضروری چٹھی ہوگی - اور میں سمجھتا ہوں - کہ اس کے جواب کے بعد الحکم کے متعلق بہت سی ضروری باتوں کا فیصلہ اس کے ناظرین اور سرپرستوں سے ہو جاوے گا +

اخبار کے قیام و بقا کے لئے ضرورت اس امر کی ہے - کہ ان مشکلات کا جو اس کی راہ میں ہیں - تہیہ اسباب کے اصول تک تدارک کیا جاوے - اور پھر بعد اس کے اللہ تعالیٰ سے استمداد چاہی جاوے +

ایڈیٹر

سرکاری نصاب تعلیم میں اسلام پر حملے

ہندوستان میں برٹش حکومت نے جو اپنی رعایا کی سچی خیر خواہ ہے۔ سررشتہ تعلیم اور یونیورسٹیاں ہندوستانیوں کی علمی عقلی۔ اور اخلاقی بہتری کے لئے قایم کی ہیں اور جیسا کہ واقعات سے شہادت ملتی ہے۔ نہ تو سررشتہ تعلیم کا یہ منشاء ہے اور نہ کسی یونیورسٹی کا تعلیمی کتابوں کے ذریعہ سے جو کالجوں اور اسکولوں میں پڑہائی جاتی ہیں کسی مذہب پر دل آزار اور گندے حملے کئے جائیں لیکن جب اس "تاریخ ہند" پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ جو الہ آباد یونیورسٹی کے اسکولوں میں پڑہائی جاتی ہے تو معاملہ برعکس نظر آتا ہے۔ اور اگرچہ مجھے اب بھی یقین ہے کہ اس تاریخ کے مضامین جو اسلام اور مشاہیر اسلام کی عزت گھٹانے والے ہیں۔ ان میں سررشتہ تعلیمی یونیورسٹی کو کوئی دخل نہیں ہے۔ تاہم یہ میں بلا خوف تردید کرسکتا ہوں۔ کہ کتاب کو رواج دینے والے افسران یونیورسٹی اس کے ذمہ وار ضرور ہیں۔ جنہوں نے ایک ایسی کتاب کو عام اسکولوں میں رواج دیا جس کے مضامین سراسر قابل اعتراض اور ناپسندیدہ ہیں ان کالموں میں اس سے پیشتر بھی بعض باتیں اس تاریخ کے متعلق لکھی جاچکی ہیں۔ لیکن آج اُن پر مزید روشنی اس اغراض سے ڈالی جاتی ہے۔ کہ اس تاریخ کے مضامین کی اُسی طرح اصلاح ہوسکے۔ جس طرح کہ پنجاب یونیورسٹی کی تاریخ ہند میں بوجہ اس کے قابل اعتراض مضامین کے کی گئی ہے۔

(۱) بنی انسان کی ایک بہت بڑی جماعت جس کی تعداد کروڑوں کی ہے۔ قرآن مجید کو ذریعۂ ہدایت باعث نجات وسیلہ ترقی جان کر اور مان کر اس کی عظمت و توقیر کرتی ہے۔ لیکن تاریخ مذکور کے مؤلف کو یہ گوارہ نہیں جس نے بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ "قرآن مسلمانوں میں مثل ایک مقدس کتاب کے مانا جاتا ہے"

(۲) اگرچہ مسلمانوں کا دعویٰ اور ایمان ہے۔ کہ قرآن اللہ پاک کی طرف سے خلق خدا کی رہبری اور رہنمائی کے لئے نازل کیا گیا۔ اور یہ کہ اس کی تالیف میں کسی انسانی طاقت و قدرت کو دخل نہیں۔ لیکن تاریخ مذکور کا متعصب مولف لکھتا ہے کہ "محمد صاحب (رسول صلعم) کے مرنے کے کچھ مدت بعد اس کے اقوال ایک کتاب (قرآن مجید سے مراد ہے) میں جمع کئے گئے" یہ خیال مسلمانوں کے دعویٰ اور ایمان کے بالکل خلاف ہے۔ اور اُن کے مذہب کی توہین کرتا ہے۔

(۳) اس تاریخ میں رسول مقبول کی سن ہجرت کو لفظ بھاگ جانے سے موسوم کیا ہے۔ حالانکہ وہ بھاگ جانے نہیں۔ بلکہ دنیا میں ایک ایسے بے نظیر تمدن کے سال کا آغاز تھا۔ جس کی ساری حق پسند دنیا قایل ہے۔

(۴) جزیہ کی بابت ہٹ دہرم مؤلف نے جھک مارا ہے۔ جزیہ دراصل ایک بہت ہی ہلکا ٹیکس تھا۔ جو غیر مسلمان رعایا سے مسلمان اُن کی حفاظت اور فوجی خدمات سے اُن کو محروم رکھنے کی حالت میں لیا کرتے ہیں۔ مگر مؤلف تاریخ مذکور نے جزیہ کی بابت یہ لکھا ہے کہ "جو لوگ مسلمانوں میں نہیں داخل ہوتے تھے اُن کو ایک بھاری ٹیکس دینا پڑتا تھا۔ جس کا نام جزیہ پڑ گیا" یہ خیال بالکل غلط اور مؤلف کی ناواقفیت اور کم مائگی کی دلیل ہے۔

(۵) اٹلی کے ایک سربرآوردہ امیر پرنس لیتوالو جس کی قایم کی ہوئی علمی و تحقیقاتی انجمن نے تاریخ اسلام کی جو پہلی جلد شایع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ حقیقی اسلام کی تعلیمات میں تمام دنیا کا قانون بننے کی صلاحیت موجود ہے" لیکن مؤلف مذکور لکھتا ہے کہ "اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو صرف مشتعل اور خونخوار عربوں ہی کی طبایع کیلئے موزوں تھا" اس سے بڑھکر اسلام کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُسے خونخواروں کا مذہب قرار دیا جائے مولف کے خیال سے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جو لوگ سوائے عربوں کے دائرہ اسلام میں آئے اور جن میں خود اہل یورپ بھی شامل تھے وہ بھی خونخوار تھے۔ یا جن یوروپین محققوں نے اسلام کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے۔ وہ بھی خونخوار تھے سچ ہے کہ متعصب مؤلف ہمیشہ دوسروں میں عیب نکالا کرتا ہے اور یہی حال اس تاریخ کے مؤلف کا ہے۔

ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں نے جس فراخ دلی اور انصاف کے ساتھ حکومت کی ہے۔ اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کمتر ملتی ہے۔ لیکن تاریخ مذکور کے مولف صاحب نے ہندوستان کے سارے مسلمان بادشاہوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکا ہے۔ اُن کو جاہل۔ ظالم۔ خونریز۔ قزاق۔ عیش پرست۔ شرابی وغیرہ وغیرہ کے ناموں سے یاد کرکے یہ ناپاک کوشش کی ہے۔ کہ ان کو بدترین خلایق ثابت کیا جائے۔ متعصب اور کور باطن مولف نے یہ دکہایا ہے کہ ان بادشاہوں کے عہد حکومت میں مسلمان رعایا کو سخت تکالیف برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ عورتوں کی عصمت محفوظ نہ تھی۔ لوگوں کا اپنے مذہب پر قایم رہنا دشوار ہوگیا تھا۔ اور وہ طرح طرح کی نفرت انگیز اور وحشیانہ مظالم کے تختہ مشق بنے رہتے تھے۔ اُن کو مذہبی آزادی حاصل نہ تھی۔ اُن کے معابد کی تحقیر کی جاتی تھی یہ ساری باتیں لغو ہیں۔ کیونکہ جس قوم (ہندؤں) کی غیرت و جوش اور بہادری کے افسانے اب تک زبان زد ہیں اور جن سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ کیا وہ ایسی کمزور اور بودی قوم تھی کہ اتنے مظالم برداشت کرتی اور صدیوں تک خاموش بیٹھی رہتی۔ اور ایسے ناشایستہ برتاؤ پر بھی آزادی حاصل کرنے کے لئے کسی قسم کی کوشش نہ کرتی۔

اس میں شبہ کو مطلق گنجایش نہیں کہ یونیورسٹی کے نصاب تعلیم میں ایسی کتاب کے داخل رہنے سے نہ صرف دوسرے مذہب والوں میں اسلام اور مشاہیر اسلام کے خلاف سخت نفرت پھیل جائیگی بلکہ خود مسلمان طلباء میں اپنے مقدس مذہب کے خلاف ایک بغاوت کا آغاز ہو جائیگا۔ اور اس اصول کے مطابق کہ جس قسم کی کتابیں طلبا کو پڑہائی جاتی ہیں ویسے ہی طلباء کے خیالات ہو جاتے ہیں۔ "تاریخ مذکور سارے طلبہ کے لئے جنکے مطالعہ میں وہ آئیگی نقصان دہ ثابت ہوگی ان جملہ وجوہات اعتبار سے اس تاریخ کو سرکاری نصاب تعلیم میں سے یا تو بالکل ہی خارج کردیا جاوے اور یا اسکی کافی اصلاح کرائی جاوے تاکہ وہ مسلمانوں کی مزید دل آزاری اور مذہب اسلام کی مزید توہین کا موجب نہ ہوسکے اور اسی خیال سے میں افسران سررشتہ تعلیم صوبہ متحدہ الہ آباد

[illegible]

اسلامیہ کالج میں سٹرائک

نمبر (۳)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

یہ بات صرف پرنسپل صاحب تک محدود نہ رہی بلکہ اُن کے لڑکوں نے جو سٹرائیک میں شامل تھے۔ خود لوگوں کو بتایا کہ صرف احمدی طلباء شامل نہیں ہوئے اور باقی جو کہ لڑکے غیر احمدی شامل نہ ہوئے تھے اُن کو بھی اونہوں نے احمدیوں میں ہی شامل کیا۔

احمدی طلباء کی نیک نامی۔ اس جگہ اتنا عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ نیک نامی خدا کے فضل سے صرف اسلامیہ کالج کے طلباء کو ہی حاصل نہیں ہوئی بلکہ گورنمنٹ کالج کے احمدی طلباء کو بھی اور اس کو چھوڑ کر علیگڈھ کالج کے طلباء کو بھی حاصل ہوئی اور ایسا ہی میڈیکل کالج لاہور میں جب سٹرائک ہوا تو بھی احمدی طلباء الگ رہے غرض احمدی طلباء نے ہر آزمائش کے موقعہ پر اپنے امام کی ہدایت اور تعلیم کی عملی رنگ میں نہایت ہی بڑھ کر عزت کی تھی اس دفعہ بھی احمدی نوجوانوں کا نام پیسہ اخبار اور پنجابی اخبار اور دیگر اخبارات میں اچھی طرح سے روشن ہوا کہ یہ لوگ شامل نہیں ہوئے بہرحال یہ خدا کا فضل ہے جو ایسے موقعوں پر اُن کو خاص استقامت دیتا ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم کا نتیجہ ہے جو ان لوگوں کے دلوں میں اچھی طرح سے گھر کر گئی ہے۔ خدا کرے کہ ان لوگوں کو آئندہ بھی دین اور دنیا میں نیک نامی حاصل ہو۔ میں پھر اصلی مطلب کی طرف لوٹتا ہوں۔ وہ یہ سٹرائک کے دن تک بڑے زور سے رہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہٹنے سے فسٹ ایئر اور سیکنڈ ایئر کے لڑکے جو کہ محض ورغلائے گئے تھے۔ واپس آنے شروع ہوئے۔

پرنسپل صاحب کی استقامت اس جگہ میں پرنسپل صاحب کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنہوں نے باوجود سخت اور ترش باتیں سننے کے پورے حوصلہ سے کام لیتے رہے۔ کہا جاتا ہے کہ سٹرائک والے دن لوگوں سے جو انجمن کے مخالف تھے چندہ جمع کر کے گذارہ کرتے رہے۔ مگر یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ وہ اپنی حرکت کو خوب سمجھتے تھے وہ اپنی زبان سے اقرار کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی کہتے تھے کیا کریں۔ اب ایک قسم اُٹھائی اُس کو اب پورا کر کے ہی چھوڑیں گے۔ مگر جب ان کی طاقت دن بدن کم ہونے لگی اور ادھر سے ان کے لیڈروں کے نام خارج کئے جانے کا آرڈر جاری ہو گیا۔ تو لگے یہ بھی چراغ سحری کی طرح تڑپنے۔ پھر جب اُن کے لیڈر عبدالحق کو جو پہلے سابقہ کالجوں سے خارج ہو چکا تھا یونیورسٹی سے بھی خارج کرا دیا۔ تو پھر اُن کے بھی حوصلے پست ہو گئے۔ اور آخر کار سب کے سب ہفتہ کے روز مورخہ ۲ جولائی ۱۹۱۱ء اپنا سا منہ لیکر آ گئے

طلباء کی شکایات کیا تھی ان نااہل لوگوں کی شکایات کیا ہو سکتی تھیں۔ شکایات کا پیش کرنا تو اُنکا بہانہ تھا۔ مثلاً وہ کہتے تھے کہ پرنسپل صاحب کا سلوک اچھا نہیں تھا۔ اگر ایک عقلمند انسان غور کرے تو اس کو وہاں کینہ کی بو آئے گی۔ کیا طلباء پرنسپل صاحب کے رشتہ دار تھے کہ ان کو جسطرح اور کالجوں کے پرنسپل اپنے طلباء سے سلوک کرتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے پرنسپل صاحب سلوک کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ میں اس سوال کے جواب میں اتنا کہہ دینا کافی خیال کرتا ہوں اور ایک غور کرنیوالا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو پرنسپل اپنے طلباء کے ساتھ اُن کی کھیلوں میں شریک ہو۔ تو کیا اس کا سلوک اپنے طلباء سے برا ہو سکتا ہے کونسا پرنسپل اسطرح کرتا ہے۔ پس ایسے اعتراض کرنے والے کو

پھر دوسری شکایت یہ تھی کہ انتظام اچھا نہیں کر سکتے جیسے کسی پروفیسر کو مہیا نہیں کر سکتے۔ تو یہ شکایت اگر کمیٹی کے بارے میں کی جاتی۔ تو بالکل بجا ہوتی۔ مگر جب کمیٹی نے پرنسپل صاحب کو اتنے اختیارات انتظام کے نہیں دیئے تو پھر ان پر کیا افسوس ہو سکتا ہے۔

تیسری شکایت یہ تھی کہ پرنسپل صاحب کی تعلیم انگریزی تسلی بخش نہیں۔ آج پرنسپل صاحب کو کئی سال اسی کالج میں ہو گئے ہیں۔ آجتک کوئی شکایت آپ کی تعلیم کی نسبت نہیں ہوئی۔ سال بسال تو ایسے آفیسر تجربہ کر کے گئے ہیں۔ کہ پرنسپل نے ترقی نہیں کی۔ اگر کوئی کہے۔ کہ کوئی ترقی نہیں کی۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی تو وقت تھا۔ کہ اس کالج کو ۱۰۰۔ طلباء بھی کبھی نصیب نہیں ہوئے جس دن سے آپ آئے ہیں۔ برابر ترقی ہو رہی۔ اور بہت ہو رہی ہے۔ یہ آپ کا ہی اثر ہے کہ ۱۰۰۔ کیا بلکہ ڈیڑھ دو سو کے قریب طلباء تعلیم پاتے ہیں۔ خیال کرنے کا مقام ہے ۱۹۰۹ء میں ۱۲۵۔ طلباء تھے۔ اور آج ایک سو پچاس طلباء سے زیادہ تعلیم پاتے ہیں۔ کیا یہ ترقی کا نشان نہیں ہے؟

پس یہ شکایات بالکل فضول تھیں۔ اگر فرض بھی کر لیا جاوے کہ آپ کی تعلیم تسلی بخش نہیں تھی۔ تو اگر باادب اس شکایت کو کمیٹی میں پیش کرتے۔ تو کیا پرنسپل صاحب کوئی اور انتظام نہ کرتے مگر نہیں (مثل مشہور ہے

من حرامی حجتاں ڈھیر

کا معاملہ ہے۔ سٹرائیک جو کرنا تھا۔ ذاتی عناد کے جوش کو پورا کرنا تھا۔ تو اگر الزام نہ لگاتے تو کیا کرتے۔ افسوس صد افسوس ایسے نالائق بے دغا اور گستاخ طلباء پر جو اپنے محسنوں کے احسانات کو فراموش کرتے ہیں!

نتیجہ: پس مذکورہ بالا کوائف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرنسپل صاحب پر الزام لگانا بالکل فضول ہے۔ اگر قصور ہے تو کالج کمیٹی کا ہے۔ جسنے حد سے زیادہ سستی کی۔ پہلے پہل جو شکایت اخباروں میں شایع ہوئی وہ پروفیسروں کی کمی کی تھی۔ اس کو تین ماہ شایع ہوئے گذر گئے۔ مگر یہ لوگ عدالت کے جھگڑے میں سرگرم رہے اور کالج کے سٹاف کی پروا نہ کی اور لڑکوں کو خواہ مخواہ ایسی شورش کا موقعہ دیا۔ اس سستی کا نتیجہ یہ ہوا کہ پرنسپل صاحب پر تمام الزام لگائے گئے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہئے کہ پرنسپل صاحب کو کمیٹی نے الزام لگوائے ہیں۔

ایک تو میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ذاتی عناد کا سبب تھا۔ کہ پرنسپل صاحب پر اتنے الزام لگائے گئے مگر

جس طریق سے لیڈروں نے دوسروں کو سمجھایا - وہ یہ تھا کہ پرنسپل صاحب کچھ اختیار نہیں رکھتے - اگر یہ پہلے پورے اختیار رکھتے تو سب کچھ کر سکتے تھے - جس طرح اور کالجوں کے پرنسپل پورے اختیار رکھتے ہیں - وہ کہتے تھے کہ کوئی ایسا سخت پرنسپل آئے - جو زبردستی کمیٹی سے تمام اختیارات لے - اور یہی وجہ ہے - کہ بعض لوگوں نے اخباروں میں انگریز پرنسپل ہونے کی ضرورت کو پیش کیا ہے - مگر ہماری انجمن کیسی بد قسمت ہے کہ اس کو لایق سے لایق آدمی اور بڑے بڑے قوم کی خدمت کرنے والے ملے - مگر یہ اُن کی عنایت سے محروم ہی رہی - جناب مولوی عبداللہ صاحب سہروردی جو کہ ایسے لایق انسان تھے - کہ تمام ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ ان کے نام نامی سے واقف ہیں - اور ان کی لیاقت کی داد دیتے ہیں یہاں تشریف لائے - انہوں نے اپنی کئی ہزار کی آمدنی کے مقابلہ پر چند سو کی تنخواہ منظور کی - اور کالج کے لئے چندہ اکٹھا کرنے کا خود ذمہ اٹھایا - مگر وقت انجمن کو یہ تھی کہ اس کے کتب فروش ممبروں کو وہ کوڑی کے برابر سمجھتے تھے - وہ تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے تھے -

ہائے افسوس ایسے بلبل نے اس گلستان میں چند روز قیام کیا - اور اس کی میٹھی میٹھی صدائیں دور دور پہنچیں اور پنجاب کی مسلم کمیونٹی میں ایک خاص خوشی کا عالم طاری ہو گیا - اپنے کہتے تھے کہ لو بھئی اسلامیہ کالج کے دن پھرے - اور اپنے تو اپنے غیر بھی رشک کرنے لگے انہوں چاہا کہ پھول کے پودے کو پنجاب میں اتنی ترقی دے کہ اس کے پھولوں کی خوشبو دور دور تک پہنچے - اور لوگ اپنے مال اور جان کے پانی سے اس پودے پالیں - اس خیال سے کہ یہ بلبل یہاں ہی بیٹھی رہے اور اپنے نغموں سے نوجوانوں کے دماغوں کو قومی گلستاں کہ نونہال بنائے مگر افسوس صد افسوس ناقدرشناس باغبانوں نے اسکی قدر نہ کی - اور اس کو ستانا شروع کیا - اس کو اپنی نیک مراد کو پورا کرنے نہ دیا ناچار اس کو یہاں سے پرواز ہی کرنا پڑا +

افسوس کی بات ہے کہ اس وقت تو قدر نہ کی اب جب کہ ایسے آدمی کی ضرورت پڑی ہے - تو انگریز کے فکر میں ہیں - اپنے قومی بھائی کو اختیار نہ دے سکے جس کو اختیارات دینا تھا - اختیارات کو اب تک گھر میں ہی رکھا ہوا تھا - اب وہی اختیارات ایک انگریز کو دینے کے فکر میں ہیں - یا اگر یہ خیال کرتے ہیں - کہ ہم اس کو اپنے قبضہ میں رکھیں گے - یہ تو ناممکن انگریز ہو کر پھر قید میں رہے ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

خیر میرا کام یہاں پرنسپلشپ کے متعلق بحث کرنا نہیں - ہم تو ہر ایک پرنسپل کی فرمانبرداری کے لئے تیار ہیں - جس کو خدا ہم پر مقرر کرے - ہمیں نہ موجودہ پرنسپل سے انکار نہ کسی آنیوالے سے ناراضگی جبتک دیر تک خدا موجودہ پرنسپل صاحب کو رکھے ہم اُن کے تابعداری اپنی سعادت یقین کرتے ہیں - اور جو آئندہ آوے اس کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں اب پھر اصلی مضمون کیطرف رجوع کرتا ہوں - کہ جب حسب معمول ہفتہ کے روز ہڑتال شروع ہوئی - تو اسی روز نوٹس بورڈ پر ایک نوٹس دیکھنے میں آیا - جو صاحب پرنسپل صاحب نے دیا - کہ پیر جماعت علیشاہ صاحب اتوار کے روز ½ ۶ بجے صبح کے طلباء کو ایڈرس دیں گے - اور دوسرے روز ایسا ہی ہوا - اور اب چونکہ کافی جگہ نہیں تھی اسلئے انوار کا سبق پھر ناظرین کا ہدیہ کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

اب چند باتیں کہکر ختم کرتا ہوں -

پس اے دوستو - اے بزرگو آپ لوگوں نے اس سرگذشت کو پڑھ لیا ہو گا - اور مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اس پر غور کریں گے - اے دوستو آپ نے سنا ہو گا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے وہ یہ بھی ہیں کہ لڑکے اپنے والدین کی بے ادبی کریں گے اور کہیں گے - کہ یہ ہمارے والدین نہیں - اور اپنے استادوں کا مقابلہ کریں گے - ان کی بےعزتی کرینگے سو آج وہ باتیں بمع دوسری باتوں کے پوری ہو رہی ہیں - اور خدا کا مرسل بھی دنیا میں آیا جسنے ایسے موقعہ پر آنا تھا - اس نے لوگوں کو اپنی طرف بلایا جس نے اس کی باتوں کو سُنا وہ امن میں رہا - اور جسنے اس کو بُرا کہا - وہ خود ذلیل ہُوا - اگر تم اس کی تعلیم پر ہی غور کرو تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کی تعلیم ہی اس کی سچائی پر بڑی دلیل ہے - دیکھو اس نے ایکدفعہ اشتہار دیا کہ جو ایسے سٹرائیکوں میں شامل ہوتا ہے - وہ مجھ سے نہیں ہے - خدا کے فضل سے یہ اسی کی تعلیم کا اثر ہے - کہ ایک سچا احمدی طالبعلم باوجود صدہا مخالفوں کے ایسے موقعہ پر بھلچہتی کرتا ہے - اور خدا کو اپنا ناصر اور حافظ تسلیم کرتا ہے - پھر دیکھو کہ ان تمام کالجوں میں جہاں سٹرائک ہوئے ہیں وہاں احمدی طلباء نے ہرگز حصہ نہیں لیا - اور صاف علانیہ طور پر شامل ہونے سے انکار کیا - پھر خدا نے ان کی کیسی مدد کی اور ان کو دوسروں کے مقابل میں کتنی عزت دی یہ خدا کا خاص فضل ہے وہ دیتا ہے جسکو چاہے - بیشک وہ عظیم الشان فضل والا ہے - پھر تم مسیح موعودؑ کے مقابل پر ان مولویوں کا حال دیکھو رات دن چلاتے رہتے ہیں مگر اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا کیا وجہ ہے - صرف یہی کہ انکی اپنی عملی حالت ٹھیک نہیں - انہوں نے خدا کے مرسل کا انکار کیا - وہ لاکھ تیتیجنی مگر وہ فضل جو خدا کے خالص بندوں کے ساتھ ہوتا ہے - وہ حاصل نہیں ہو سکتا - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا - کہ جس نے امام وقت کو نہ پہچانا وہ جہالت کی موت مرا - پس یہ لوگ کتنا ہی علم کیوں نہ پڑھیں اور لاکھ درسی کتابوں کو کیوں نہ دیکھ لیں - مگر وہ علم جو خدا اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے - انسے سینکڑوں کوس دور رہتا ہے - وہ تاثیر جو ان کے کلام میں ہوتی ہے وہ ان کی لاکھ سچیوں سے پیدا نہیں ہو سکتی - وہ علم رکھتے ہیں - مگر جاہل ہیں - فہم رکھتے ہیں - مگر بیوقوف ہیں بظاہر صوفی - اور باطن میں خالی ہیں - ان کی حالت کا سبق ایک شاعر اپنی تقریر میں کیا خوب کھینچا ہے - وہ کہتا ہے ؎ جاہلان لباسیوں کے نہ ظاہر الباس پر

پس اے دوستو تم دیکھتے ہو کہ ایسے سٹرائیکوں کے کیا نتیجے ہوتے ہیں قرآن شریف تو رسول کریم کے زمانہ سے پکار پکار کہتا ہے۔ کہ تم خفیہ مجلسوں میں شامل نہ ہو اور مفسدہ بازی نہ کرو۔ کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ تم کو بتانے والے نہ رہے۔ تم مولویوں کے قصہ کہانیوں پر مت جاؤ۔ کیونکہ اسلام قصوں پر مبنی نہیں ہے۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی بات بات میں کوئی نقص نہیں۔ یہ پاک خدا۔ پاک رسول کا پاک مذہب ہے۔ دیکھو مسیح موعود نے تو پہلے ہی پبلک کو آگاہ کر دیا تھا کہ ایسے کاموں میں شریک نہ ہو۔ مگر لوگ بہرے رہے۔ اور اُس کا یہ نتیجہ ہوا کہ یہ مولویوں کے پھندے میں ہی رہے۔ جن کے خشک الفاظ کچھ حقیقت نہیں رکھتے اور یہ ایسے کاموں میں شامل ہوئے اور برباد ہوئے۔

پس اے احمدی نوجوانو! اے گلشن احمد کے نونہالو خبردار ہو جاؤ۔ تم اخباروں کے ذریعہ دنیا کی سیر کرو۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ اور دیکھو جو لوگ خدا کے قانون کو توڑتے ہیں۔ اُن کا کیا حال ہوتا ہے۔ وہ خدا اور دنیا کے آگے مجرم قرار دیئے جاتے ہیں اور ذلیل ہوتے ہیں۔ پس تم بھی دوسری قوموں کی بری حالت سے عبرت حاصل کرو۔ اور اگر تم میں ایسا نقص ہے تو دور کرنے کی کوشش کرو۔ تم ہر وقت کی منصوبہ بازی سے بچو۔ نجومی کو شیطانی فعل کہا ہے۔ کیونکہ ایسی کارروائیاں شیطان کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں۔ میں احمدی ممبروں کی خدمت میں بڑے زور سے عرض کرتا ہوں کہ وہ حتی الامکان لڑکوں کا خوب خیال رکھیں۔ اور انہیں منصوبہ بازی سے روکیں۔ ایسا نہ ہو کہ خدا کا قانون اُس پر صادر ہو۔ کیونکہ خدا کی گرفت کے قانون کسی کی رعایت نہیں کرتے۔ جو زنا کرتے ہیں وہ سوزاک کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو چوری کرتے ہیں۔ وہ پکڑے جاتے ہیں۔ یہ گناہ ایسے ہیں کہ ان کا بدلہ ذرا دیر سے ملتا ہے۔ مگر سٹرائک جو بغاوت کے دوسرے درجہ پر ہے۔ اپنا نتیجہ ضرور رکھتا ہے۔ اس میں اگر ایک انسان ایک دفعہ ہی شامل ہو جاوے تو ضرور پھنس جاتا ہے۔ یہ ایسا کام نہیں کہ جس کے بد انجام میں دیر ہو جاوے۔ پس تم قادیان دارالامان میں رہ کر اپنی حالتوں کا مطالعہ کر کے اچھی طرح اصلاح کرو۔ اور اس نیک نامی کو جو خدا تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے۔ شکر کے ساتھ حاصل کرو۔ اور ہمیشہ کے لئے قائم رکھنے کی کوشش کرو اور خدا سے فضل مانگو۔ کیونکہ بدوں خدا کے فضل کے کوئی کام نہیں چل سکتا۔ کیونکہ جس کو وہ چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ پس مبارک وہ جو خدا سے عزت پائیں اور اس کے راستے میں جو دنیا کی طرف سے ذلت ہو۔ اس پر خوشی کریں + (راقم مبارک)

ہنسنے کا موقعہ نہیں بلکہ رونے کا مقام ہے

اسی اخبار میں کسی جگہ ان کوششوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو عیسائی مشنری اسلام کے خلاف کر رہی ہیں۔ اور آئندہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں صرف اتنی ہی بات سے خوش ہو جانا کہ اسلام کا حافظ و ناصر مولی کریم ہے۔ اور اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہے۔ ایک ایسی غلطی ہے۔ جس کا نتیجہ کسی صورت میں مفید اور قابل قدر نہیں ہو سکتا۔

یہ سچ اور بالکل سچ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حفاظت دین قویم کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن اس عالم اسباب میں اسباب سے کام نہ لینا خدا کو آزمانا ہے جو انسان کے لئے ادب کے طریق سے بہت بعید ہے۔

جس طرف نظر اٹھا کر دیکھیں اور دنیا کے دوسرے مذاہب کی جدوجہد کو دیکھیں تو حیرت اور تعجب ہوتا ہے۔ خود مسلمانوں میں بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو مذہب اسلام حقیقت تو درکنار اس کی موٹی موٹی باتوں سے بھی آگاہ نہیں ہیں۔ ہر سال مختلف اسلامی مدارس اور تعلیم گاہوں سے سینکڑوں کی تعداد میں مولوی فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ کثیر تعداد اسلام کے لئے کس حد تک مفید ثابت ہوتی ہے وہ مدرسہ سے نکل کر کیا کرتے ہیں؟ میں سچے علماء کی تعظیم اپنے دل میں رکھتا ہوں یہ تعظیم اس وجہ سے نہیں کہ کہ انہوں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہوئی ہیں۔ اور اُن کے علوم اور واقفیت کی وسعت سے دل پر ہیبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر محض اتنی ہی بات ہو تو ایک بہت بڑی لائبریری یا کسی ضخیم کتاب کو دیکھ کر بدن پر کپکپی شروع ہو جائے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تعظیم کا خیال صرف ان کی عملی قوت اور طاقت سے پیدا ہوتا ہے۔

اس وقت جو ہزاروں شاید لاکھوں کی تعداد میں علماء دین موجود ہیں۔ اُن کی طاقت اور قوت صرف فتوؤں تک محدود ہے اور وہ اپنے زور علم کو اس ایک بات پر خرچ کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے شیرازہ کو منتشر کر دیا جائے اور اپنی پرستش کرائیں حالانکہ ان کے لئے کام کرنے کیواسطے بہت بڑا وسیع میدان موجود ہے۔ لاکھوں نہیں کروڑوں مسلمان اسلام سے محض ناواقف موجود ہیں۔ اور انہیں کوئی آگاہ نہیں کرتا۔ کہ مسلمان ہونا کسے کہتے ہیں کس قدر شرم کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر دیویوں کے مندروں پر سور ذبح کریں۔ اور ان دیویوں کی نذر گزرانیں۔ نیپال کی ترائی۔ گونڈہ۔ بستی۔ بہرائچ کے اضلاع میں گاؤں کے گاؤں مسلمان ہیں۔ اب ان مقامات کو دیکھا جاوے کہ کس طرح پر ہمارے اسلاف نے (رحمہم اللہ اجمعین) سخت محنت اور جانفشانی سے اسلام کو وہاں تک پہنچایا۔ مگر ایک ہم ہیں کہ ان کو اسلام کی تبلیغ بھی نہیں کر سکتے ایسا ہی معلوم ہوا ہے کہ ہردوا گنج ضلع علیگڈہ میں ہے اس کے قریب ایک پیر کے مزار پر ہندو مسلمان سور کی قربانی چڑھاتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کی پیشانیوں پر اس کے خون کے ٹیکے لگاتے ہیں۔ اس قسم کی شرمناک بدعتوں اور مشرکانہ حرکات کا مسلمانوں میں پیدا ہو جانا قیامت کی نشانی ہے۔ عیسائی پادری مسلمانوں کی ان اقوام کو جو خانہ بدوش ہیں عیسائی بنانے کے در پے ہیں اور انہوں نے اپنے کام کے دائرہ کو ان لوگوں میں وسیع کرنا چاہا ہے۔ آریوں نے ناواقف نومسلموں میں اپنا دہم

پھیلایا ہے۔ اور مختلف جگہوں میں شُدّی سبھائیں قائم کی جا رہی ہیں۔ یہاں تک کہ **ایک آریہ** نے اپنے سفر انگلستان کے وقت کہا کہ عدن کے قریب پہونچکر اس کے دل میں جوش اُٹھا کہ مکہ کی دیواروں پر

اوم کا جھنڈا گاڑ آؤں

اپنے مذہبی جذبہ سے متاثر ہو کر اس کا ایسا خیال کرنا کوئی عجیب بات نہیں ہو سکتی۔ مگر ہمارے لئے

سبق آموز ضرور ہے

کیا ہمارے بزرگان دین اس وقت اپنے اختلاف مٹا کر یا چھوڑ کر اس طرف توجہ نہیں کر سکتے کہ وہ ان علاقوں میں جہاں مسلمانوں کے دیہات کے دیہات آباد ہیں۔ اور وہ اسلام سے محض ناواقف ہیں۔ خدا کے لئے جائیں۔ اور انہیں آگاہ کریں کہ اسلام کیا ہے؟ اور پھر ان حصوں میں جہاں عیسائی اور آریہ اپنے اپنے رنگ کی کوششوں میں مصروف ہیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو محض خدا کے لئے نکل جائیں اور جا کر وعظ کریں۔

انجمنیں کثرت سے بن جاتی ہیں۔ اور ان کے قواعد و ضوابط کے دفتر بھی موجود رہتے ہیں۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ اس طرف کیوں کم توجہ ہے۔ دہلی۔ علیگڈھ میں مخصوص انجمنیں ان اغراض کے لئے ہیں۔ مگر ان کی کارروائی کی رپورٹیں یا پبلک نہیں ہوتی ہیں۔ یا میں ان سے بے خبر ہوں۔ بہرحال جو لوگ اسلام کے لئے درد مند دل رکھتے ہیں وہ اس درد کو لے کر اُٹھیں۔ اور محض اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جاوے اور وہ خدا کے دین کی تبلیغ کر سکیں۔ ان علاقوں میں نکل جائیں۔ اور کام کریں۔ اگر ایسے احباب مجھ سے کسی قسم کی مدد اور معلومات حاصل کرنا چاہیں تو میں اپنی طاقت کے موافق انہیں معلومات بہم پہونچانے کی کوشش کروں گا میں یہی کر سکتا ہوں۔ اور اس سے عذر نہیں +

اسلامی اخبارات اس قسم کی تحریکیں کریں۔ اور علماء کو توجہ دلا دیں کہ وہ اپنے مفید معلومات سے ان لوگوں کو فائدہ پہونچائیں۔ جو مسلمان کہلا کر اسلام علیکم کے بجائے یا بدگن کہتے ہیں۔ یہ حالت بڑی دردناک ہے۔ اور

اندریں وقت مصیبت چارۂ ما بیکساں
جز دعائے ما مداد و گریہ اظہار نیست

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی واپسی

حضرت خلیفۃ المسیح جیسا کہ ناظرین کو علم ہے۔ ملتان ایک طبی شہادت کے لئے ۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء کو تشریف لے گئے تھے ۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء کو بعد دوپہر قادیان میں بالخیر تشریف لائے۔ قادیان میں آپ کی آمد بالکل پرائیویٹ تھی کیونکہ اس تاریخ کو خادمان قادیان متوقع نہ تھے کہ حضرت قادیان وارد ہونگے بلکہ قادیان میں افواہ تھی کہ اس تاریخ کو آپ کا کوئی لیکچر امرتسر ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت فطرتاً سادہ بے تکلف اور نمود و نمائش سے بری واقع ہوئی ہے۔ اور یہ قدرتی امر ہے۔ کہ وہ لوگ جو خدمت دین و نصح خلق کے لئے کسی رنگ میں مامور کئے جاتے ہیں وہ حد درجہ کی سادگی سے خمیر شدہ طبیعت رکھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کی نمائش اور زرق برق چیزیں انہیں اپنی طرف کھینچ نہیں سکتی ہیں۔ اسی بنا پر حضرت نے بالکل ایک عام آدمی کی طرح نہ اس زمانہ کے پیروں کی طرح سفر کرنا پسند فرمایا۔

حضرت کے اس سفر کے حالات میرے مکرم بھائی مفتی محمد صادق صاحب نے لکھنے کا ارادہ کیا ہے کیونکہ وہ اس سفر میں حضرت کے ساتھ تھے اسلئے ان حالات کو انہیں کے لئے چھوڑ کر بعض عام باتوں کا ذکر کر دیتا ہوں۔

۲۷۔ کی صبح کو آپ نے انجمن اسلامیہ ملتان کے مدرسہ کے ہال میں ایک پبلک لیکچر دیا۔ جس کا اثر بہت ہی عمدہ پڑا۔ واپسی پر آپ تین دن لاہور ٹھیرے اور پبلک لیکچر دیا۔ جو بعد میں انشاء اللہ العزیز شائع ہو جائیں گے لاہور میں لیکچر دیکر حضرت گاڑی پر سوار ہو کر عازم دارالامان ہوئے۔ اور بعد دوپہر خدا کے فضل و کرم سے دارالامان میں پہونچگئے۔ الحمد للہ +

انجمن اشاعت تعلیم فیروزپور

فیروزپور میں مندرجہ بالا نام سے ایک انجمن قایم ہے یہ انجمن نہایت عمدہ کام کر رہی ہے۔ اس کی سالانہ رپورٹ اور قواعد بغرض اشاعت میرے پاس بھیجے گئے ہیں۔ میں انہیں کسی مناسب موقعہ پر حسب گنجائش انشاء اللہ پھر درج کروں گا۔ سردست مجھے یہ کہنا ہے کہ انجمن کے اغراض نہایت مفید اور قابل قدر ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) مسلمان لڑکوں کو تعلیم کا شوق دلانا (اور انمیں سے مستحق لڑکوں کو کسی مناسب سکول میں تعلیم پانے کے لئے مدد دینا

(۲) ایسے لڑکوں کو جنہیں انجمن امداد دے۔ اخلاقی اور تعلیمی نگرانی کرنا انہیں مناسب طریق پر دینی تعلیم دینے کا بندوبست کرنا اور لڑکوں میں انعامات یا وظائف کے ذریعہ دینداری کو ترقی دینا +

(۳) مسلمان لڑکوں کو صنعت و حرفت اور تجارت کی تعلیم اور ترغیب دینا۔

انجمن مذکور کے ان اغراض اور اسکے کام کرنے کے طریقہ کو کوئی شخص پسند کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایسی انجمنوں کی ملک کے ہر حصہ اور ہر گاؤں۔ اور قصبہ میں ضرورت ہے۔ اور مسلمانوں کی تعلیم کے سلسلہ میں یہ سوچنا اور بھی ضروری ہے کہ اس وقت انہیں کس قسم کی تعلیم دیجاوے۔

یہ اور اسی قسم کے دوسرے سوالات مسئلہ تعلیم کے حل میں بحث کے قابل ہیں۔ بہرحال یہ مسلم امر ہے۔ کہ مسلمانوں کے بچوں کو وظائف دیکر اور ان کی تعلیمی اور مذہبی نگرانی کر کے تعلیم دلانا نہایت ارزاں اور آسان طریق ہے بمقابلہ اپنے سکولوں کو کثرت سے جاری کرنے کے۔ امرتسر کی انجمن تعلیمی بھی اسی اصول پر قائم کی گئی ہے۔ بہرحال میں فیروزپور کی انجمن اشاعت تعلیم کو مسلمانوں کے لئے

ایک نعمت

سمجھتا ہوں۔ اور اس نعمت کی قدر کرنا مسلمانوں کا فرض ہے +

اس ہفتہ بھی حکیموں ڈاکٹروں ویدوں کے سارٹیفکٹ درج کئے جاتے ہیں ایک ہفتہ میں کچھ بھی سارٹیفکٹ نہیں آسکتے ہیں

مراسلات

استاد و شاگرد کیسے بڑھ گیا؟

مہربان پنڈت جی امرت کی دھارا ایک مجرب نسخہ جات اکسیر التاثیر امراض مختلفہ ہے مثل خارش، دنبل، ضعف معدہ، تپ، بعض نزول چشم، زکام، کھانسی، بلغم، نفخ شکم، آب، درد وجع المفاصل کا حکمی علاج ہے۔ بندہ نے چار ماہ گذشتہ میں تین شیشیاں منگوا کر استعمال کیں اور امراض مذکورہ پر نہایت مفید ثابت نکلیں۔ ایک روز بندہ نے ایک روٹی کا پانی نکالا اور اس پانی کا اثر ہاتھوں پر ہوا اور سخت خارش ہوئی گویا کسی نے انگیاریاں رکھ دیں۔ فوراً روغن زرد لگایا بعدہ دہی وغیرہ کھلا کر کچھ آرام نہ ہوا تو جھٹ ۵-۶ قطرے امرت کی دھارا کے ملے گویا کہ خارش بالکل ہوئی ہی نہ تھی۔ فوراً آرام آگیا۔

ایک دفعہ بندہ کے پاس کوئی دوائی تیار نہ تھی، اور نہ ہی کوئی گاؤں نزدیک تھا کہ ایک مریض درد گردہ والا میرے پاس آیا اس وقت ایک شیشی امرت کی دھارا میرے پاس تھی۔ فوراً چھ سات قطرے ڈال کر پلا دیئے اور اتنے ہی قطرے [illegible] پر مل کر اوپر [illegible] باندھ دیئے۔ فوراً درد کا آرام ہوگیا۔ ایک دفعہ بندہ براستے تعلیم طب استاد صاحب کے ہاں گیا۔ اور وہاں ایک مریض درد قولنج موجود تھا۔ [illegible] سے قے جاری تھی جیسے دوائی دیتے ہی قے کر دیتا تھا۔ بہت حیلے کئے مگر فائدہ نام کو بھی نہ تھا۔ بندہ نے جھٹ جیب سے شیشی امرت کی دھار نکال کر انوپان کے موافق سے پلا دی سبحان اللہ فوراً آرام ہوگیا۔ اسی طرح سے کئی تجربات ہوئے۔ طوالت کے خوف سے ختم کرتا ہوں۔

راقم حکیم محمد زین العابدین خریدار اخبار [illegible] ۱۹۰۳

موسم گرما میں

پت ریتی (؟) سخت تنگ کرتی ہے امیر و غریب ہر وقت کھجلاتے ہی نظر آتے ہیں دوائی کوئی کارگر نہیں ہوتی کیسی ہی سخت خارش کیوں نہ ہو امرت کی دھارا کی مالش کر دیجئے فوراً خارش بند ہو جاوے گی اور ٹھنڈک پڑ جاوے گی۔

ڈاکٹر گلزاری لعل صاحب لکھتے ہیں میں ایک دن پنڈت جی کے پاس آیا [illegible] نے مجھے سخت تنگ کر رکھا تھا [illegible] اسقدر خارش ہوتی تھی کہ الامان مجھے کھجلاتے دیکھ کر پنڈت جی نے کہا کہ لیجئے آج ایک ویدک دوائی کا کرشمہ دکھلاتے ہیں اور امرت کی دھارا تھوڑی سی لگا دی میں حیران ہوا کہ [illegible] منٹ کے اندر اندر تمام خارش موقوف ہوگئی کوئی بھی ڈاکٹری دوائی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل ایڈیٹر حکمت لاہور

تحریر فرماتے ہیں۔ امرت کی دھارا بلا مبالغہ آب حیات ہے [illegible] آب حیات کی [illegible] دائمی زندگی بخشتی ہے مگر وہ صوفیوں کے حق میں [illegible] اعجاز [illegible] اور ان [illegible] دواؤں کو جو چارپائی سے پڑے موت کو [illegible] سمجھا کرتے ہیں منٹوں میں تندرست توانا بنا دیا گیا۔ آب حیات [illegible] ہے میں نے اکثر امراض پر استعمال کیا ہے اور [illegible] ہوں مجھے متعینہ امراض میں سے قریباً [illegible] کا اتفاق ہوا ہے۔ اور تیر بہدف پایا ہے۔ خدا پنڈت صاحب کو اس مفید ایجاد کے بدلے میں ضرور کوئی رحمت کھلاوے گا اور ہم لوگوں کا فرض ہے کہ پنڈت صاحب کی اس ایجاد کی قدر کریں اور ہاتھوں ہاتھ خریدیں۔

جناب حکیم مولوی محمد عبد الحکیم صاحب چشتی

موضع گل پور ڈاکخانہ کھی گڑا ضلع پوربیہ تحریر فرماتے ہیں بعد تسلیم ملتمس آنکہ [illegible] ایک شیشی امرت کی دھارا آپکے اوشدھالیہ سے منگایا۔ عجب پُر تاثیر پایا جس کا انتہا نہیں میں کہاں تک لکھوں [illegible] پایاں نہیں چالیس [illegible] طرح کے عارضہ شدید دفع ہوئے لہذا گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر تین شیشی امرت کی دھارا معروف بہ گھوکا وید حکیم روانہ فرمایئے۔

ہاتھی پر سے گر کر ٹوٹ گیا

آپکے یہاں سے قبل ایک شیشی امرت کی دھارا مع منجن دنداں کے منگوائی حقیقت میں امرت کی دھارا اکسیر اعظم آب حیات کہوں، حق تو یہ ہے میری زبان کو اتنی طاقت کہاں کہ اسکی تعریف کر سکوں لاجواب ہے [illegible] ہمارے یہاں ایک [illegible] بان کا ہاتھ اوپر سے گر کر ٹوٹ گیا [illegible] روئی میں تر کر کے اسکے ہاتھ کو [illegible] طرف لپیٹ کر باندھ دیا اور قطرہ قطرہ دس دس منٹ بعد ٹپکاتے ہی خدا کے فضل سے اور آپکی ایجاد کردہ امرت دھارا سے تین چار روز میں کسلم تندرست ہو گیا ہڈی بالکل جوڑ ہو گئی تھی۔

دوسرے چند ہفتہ کا ذکر ہے ہوا کہ ایک شخص کو سانپ نے کاٹ لیا وہ بھی میرے پاس آیا ہم نے نشتر زخم پر دے کے دو تین قطرے مالش کر دیئے اور تھوڑے کے اندر [illegible] پلا دیئے خدا کے فضل و کرم سے وہ بھی اچھا ہو گیا میں اور دیگر لوگ آپکے از حد مشکور ہیں خدا آپ کو اس کا اجر عظیم دیوے اور آفرین ہے آپکی عقل و دانش پر کہ ایسی اکسیر اعظم دوائی ایجاد فرمائی اور اس پر لطف یہ کہ قیمت بہت ہی کم گویا مفت لہذا امیدوار ہوں کہ ایک شیشی [illegible] امرت کی دھارا بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل روانہ فرماویں اور دیگر مریضوں پر بھی آزمایا گیا۔ جیسے درد کان، درد سر، درد شکم، سوزاک، [illegible] سے ریم (پاک) جاری ہونا یہ سب بیماریاں تیسرے الغرض دو تین گھنٹہ میں آرام ہو جاتا تھا۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ ایم سید [illegible] حسین خاں بہادر از مقام مولت

جناب علی اکبر خاں صاحب وٹینری اسسٹنٹ پنشنر

از قصبہ گنجوہ ضلع کرنال تحریر فرماتے ہیں۔ جناب پنڈت جی صاحب ہمیشہ ہو جیو مہربانی آپکی تسلیم مزاج شریف میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے آپ سے جو ایک شیشی امرت کی دھارا منگائی اس کا استعمال کیا اور کئی مریضوں پر بلا اجرت کیا از حد مفید پایا اس کی تعریف [illegible] باقی نہیں ہے کہ یہ بالکل قابل تعجب ہے اور پبلک کو لازم ہے کہ اس عجب غریب چیز کو نظر قدر سے دیکھیں اور اسکی قدر کریں اور خدا سے دعا ہے کہ آپکے کارخانے کو روز افزوں ترقی ہو۔

بڑی بھاری اکسیر دوائی ہے

جناب وید راج جی مہاراج تسلیم

آپنے جو امرت کی دھارا ارسال کی تھی اس کا استعمال کیا [illegible] آپنے اس کا فائدہ لکھا ہے واقعی تیر بہدف ہے جس جس مرض پر دیکھی خطا نہیں کی۔ اسہال۔ قے۔ قولنج۔ کھانسی بلغم خاص پر بھی استعمال کیا بافائدہ ہوا۔ درد سر۔ درد پیٹ ذات الجنب۔ زکام پر بہت ہی فائدہ ہوا۔ یہ ایسی بھاری اکسیر دوائی ہے جسکی قیمت کا کچھ اندازہ ہی نہیں۔

راقم۔ بھاگمل حکیم نوشہرہ سچا سنگھ والا تحصیل و ضلع گوجرانوالہ (؟)

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان سمجھا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے جس نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے۔ وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو سکے اس کی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے۔ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر لی این صاحب بہادر میڈیکل سرکل حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ٹوٹے ہوئے گودے فاسفورس کو جو کارخانہ مالیکولر پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی طاقت سے چاق و چوبند کر کے ہر ایک انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلوار بھی مارے تو بھی ٹکرا کے آپ ہو جاویں ہندوستان و انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لیکچراروں معزز عہدہ داروں سلطنت کے سرٹیفکیٹوں اور باوجود امتیاز زمانہ اگر تلواریں بھی اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں ہے بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہیں۔ اُن کے لئے روح حیات ترقی کامل و تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتی ہے۔ چہرہ پر رونق و بیداری حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ و دیگر امراضات جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق حال ہو گئی ہوں اُن کے دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت۔ رقت ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس اور اختلاج قلب کیلئے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی اور زردی چہرہ کیلئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے۔ تو بجا ہے حلق سے اُترتے ہی اس کا اثر خاص اُن اعصاب پر ظاہر جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو مستانہ اور بوڑھے کو صاحب ہمت بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔ باوجود ان اوصاف کے روح حیات کی قیمت فی شیشی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک امر عجیب الاثر دوائی۔ جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے بیمار روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ کو دور کر کے معزور طاقت کو از سر نو بحال کرتا ہے۔ بالکل گئے گذرے مریضوں نامردوں کو پورا مرد بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی ... یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف۔ آئی ڈاکٹر۔ کیمیاگر۔ پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کرو۔

ارے دوڑو!! جلدی دوڑو!!!

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تصور ملا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اُٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی

عرق کافور کی

گھر میں ڈال رکھتے۔ یہ اصلی عرق کافور چالیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک اہل دل کو یہ دوا گھر میں رکھنی چاہیے۔ یہ عرق ولائیتی پودینہ کی ہری پتیوں سے نکالا گیا ہے اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز ہے اور اصلی عرق پودینہ ہے۔ خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولائت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا۔ یہ سب ریاح کی علامات جلد دور ہو جاتی ہیں گود کے بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصول ڈاک پانچ آنے۔ مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت مل سکتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھلا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایات ہیں ہم نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض انشاء اللہ فوراً دفع ہوتے ہیں اور ہر قسم کی شکایت انشاء اللہ مفید ہے ہمارا کام نہ تھا کہ لکھ ماریں کہ جواہرات سے تیار ہوتی ہیں اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس ۶ر **طلا طلسمی** بیرانہ سالی کے آثار اور جوانی کی غلط کاریوں سے جو امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیے اور معجون طلسمی کھائیے انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائیں گے قیمت ۲ ماشہ ۱ر

سرمہ سلیمانی۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانے والا قیمت فی تولہ ۸ر **سنون دندان**۔ دانتوں کی کل

آسودہ اور مرفہ الحال نہیں ہیں۔ تو اس سے اور بھی جیدہ ہوں۔ مگر ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان زمیندارہ گروہوں میں + (۱) سوائے زراعت کے کوئی اور شوق نہیں (۲) تعلیم اور تربیت نہیں + (۳) اپنی مدد آپ نہیں (۴) کفایت شعاری نہیں (۵) کسی قسم کی تجارت نہیں + اگر گورنمنٹ مہربانی سے ایکٹ انتقال اراضی نمبر ۱۳۔ جاری نہ کرتی تو ابتک مسلمان زمینداروں کا رہا سہا کچھ بھی نکل جاتا۔ اور کبھی کے ان کے تکے بوٹیاں ہوجاتے خوش قسمتی سے گورنمنٹ نے وقت پر خبر لی اور کچھ نہ کچھ علاج ہوگیا +

ایکٹ انتقال اراضی کی موقت دست گیری سے زمینداروں میں مرتے مرتے جان آنے لگی ہے۔ لیکن جب تک مسلمان زمینداروں میں یہ اصول مدنظر نہیں رہیگا۔ کہ اس زمانے میں زراعت اور تجارت کی نسبت باہمی خطوط متوازی کی سی ہے۔ تب تک انکی حالت سدھری مشکل ہے باوجود اجرائے ایکٹ ۱۳ کے قرضوں کی ضرورت ہے۔ قرضے جس گراں اور برباد کن شرح اور سود پر ملتے ہیں وہ پوشیدہ نہیں ہے۔ ایک پیسہ فی روپیہ سے لیکر ۲ر فی روپیہ ماہوار تک حساب جا پہنچتا ہے اور چلکانہ و کٹوتی و سود در سود اس سے علاوہ رہا فیصدی [illegible] گھر بھی مسلمان زمینداروں کے اس دست برد سے بچے ہوئے نہیں اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا۔ کہ مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے جس کی آبادی ۲۰۰ گھر کی بھی نہیں سالانہ سود ۵۰۰۰ تک جاتا ہے گورنمنٹ نے کمال مہربانی اور زمیندارہ ہمدردی کے خیال سے دنیا کے اور ملکوں جرمنی۔ مصر وغیرہ کی طرح اس صوبہ میں بھی زراعتی بنکوں کے کھولنے کی تجویز کی ہے۔ اور کمال فیاضی سے اس کام کے انصرام کے لئے ایک ہمدرد یورپین افسر مسٹر دلبر فورس صاحب بہادر رجسٹرار مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کی نگرانی میں یہ کام چل رہا ہے +

یہ بنک زمیندارہ مختلف صورتوں میں گاؤں وار یا سرکل وار کھولے جا رہے ہیں۔ سکھ زمیندارہ جماعتوں میں تو یہ کام ایک خوبی سے چل نکلنے کی امید کیجاتی ہے۔ لیکن مسلمان جماعتوں میں چند اصولی یا فروعی۔ مذہبی اجتہادات اور اندرونی نفاق کی وجہ سے ہر پہلو سے رکیں حائل ہو رہی ہیں۔ جس سے کام اور کام کرنے والوں کی طاقت میں آئے دن دقتیں پیدا ہو ہی جاتی ہیں۔ اور ہر ایک پہلو سے ایک اضطراری حالت پیدا ہو کر مایوسی کی پیشین گوئی کر رہی ہے۔ بایں حالات میں نے مناسب سمجھا ہے کہ نہایت ادب سے مسلمانی جماعتوں کے ہر ایک فرقہ کے گروہ علمائے کرام کی خدمت میں ایک استفتا پیش کروں۔ کیونکہ علمائے امت کی امداد اور دلی ہمدردی کے بغیر یہ عقدہ کشائی مشکل ہے +

صلحائے قوم اور علمائے امت کا بیشک اعلیٰ فرض مسلمانوں کو دینداری اور عبادات تزکیہ نفوس کی جانب لے جانا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی دنیوی اور اضطراری حالتوں اور مجبوریوں پر بھی غور کرنا ان کا فرض ثانی ہے۔ اگر علمائے نامدار دیہات میں پھر کر مسلمان زمینداروں کی کس مپرسی اور ذلت کا نظارہ کریں تو بیشک ان کے دل ہل جائیں گے +

میں نے اپنی آنکھوں یہ حالتیں دیکھی ہیں اسواسطے مجھ سے نہیں رہا جاتا کہ میں خاموش رہوں میں امید کرتا ہوں کہ جس جس مولانا صاحب کی خدمت میں یہ عرضداشت پہنچے۔ وہ مسلمان زمینداروں کی ناگفتہ بہ حالت پر غور کر کے جواب شرعی اور حل اجتہادی سے مجھے سرفراز فرماویں تاکہ مجموعی طور پر ان سب فتاوی کی اشاعت باضابطہ ہو کر ایک بحث طے ہو جاوے۔ اگر ان تجویزوں کے علاوہ جو استفتا میں لکھی گئی ہیں کوئی اور سلیم تجویز گروہ علمائے کی رائے اور ذہن میں آسکے تو اس سے بھی مطلع فرمایا جاوے +

یہ سوال کسی بحث کی غرض سے نہیں اٹھایا گیا۔ بلکہ اس خاطر کہ شاید ہمارے علمائے کرام کی ہمت اور ہمدردی کی بدولت ان بیکساں زمینداران پنجاب کے واسطے کوئی مفید راہ نکل آئے اور بے خبری میں یہ بار عظیم اکابران قوم کی گردن پر نہ رہے + س

غم من دست و گریباں شدنی پرسی چرا   چاک جیب سودا ماں شدنی پرسی چرا
برمن ای بیرحم از احوال ما پرسیدنت   زیست مشکل مرگ آساں شدنی پرسی چرا
کشت امیدے کہ دل از دیدہ آبش دادہ بود   سر بسر پامال حرماں شدنی پرسی چرا
خانہ من یک دو روزے پیش ازیں آباد بود   ایں زماں آں خانہ ویراں شدنی پرسی چرا

(خان بہادر سلطان احمد ممبر کونسل بہاولپور)

استفتاء

یہ تجویز کیگئی ہے کہ ان دیہات زمیندارہ میں جہانکے زمینداران رضامند ہوں مندرجہ ذیل طریقوں سے زمیندارہ فنڈ یا زمیندارہ بنک کھولے جاویں + (الف) جسقدر ممبران کمیٹی میں داخل ہوں انکا نام درج رجسٹر کیا جائے۔ اور ان میں سے ہر ایک ممبر ہر فصل پر اپنی اپنی پیداوار میں سے بہ حساب فی من ایک ثار یا دو ثار غلہ اس فنڈ میں داخل کیا کرے۔ جو اس کے نام سے جمع رہیگا (ب) یا یہ کہ بجائے غلہ کے پہلے سال یا پہلی فصل میں نقدہ چندہ حسب حیثیت اور حسب رضامندی لیا جائے اور پھر ہر سال یا ہر فصل میں پیداوار فصل پر فی من کے حساب سے یک ثار یا دو ثار غلہ یا فی ہل اور فی بوہا یعنی فی گھر پر کوئی رقم حسب حیثیت لگا کر وصول ہوتی رہے (ج) یا شاملات دیہ کی آمدنی اور آمدنی دھڑت سالانہ اس کام میں بطور ایک مشترکہ سرمایہ کے لگائی جاوے جس میں ہر ایک شامل ہونے والا ممبر حصہ وار حسب حصہ حقیت خود کے ہوگا +

(د) یہ ہر ایک قسم کا سرمایہ ایک خاص میعاد پانچ یا دس سال تک واپس نہیں لیا جاویگا +

(ہ) ایسے ہر ایک قسم کے سرمایہ میں سے وہی اشخاص قرضہ لینے کے مستحق ہوں گے جو اس کے ممبر ہیں۔ سوائے رجسٹر شدہ ممبروں کے اور کوئی شخص قرضہ نہیں لے سکیگا +

(و) جو ممبر اس سرمایہ میں سے قرضہ لیگا۔ وہ مندرجہ ذیل صورتوں میں اصلی رقم کیساتھ ایک شے زاید ادا کرتا رہیگا تاکہ سرمایہ میں ترقی ہوتی رہے۔ اور شے زاید یا نفع سود مروجہ سے عموماً ایک اور دس کی نسبت رکھے گا یعنی بہت ہی ہلکی اور معمولی منافعہ یا شے زائد کی ہوگی +

۱۔ مثلاً اگر کوئی ممبر صہ نقد یا صہ روپیہ کا غلہ لیوے تو فی روپیہ سالانہ یک ثار غلہ بطور نفع فنڈ کے دیا کرے یہ سرمایہ خاص زاید کے نام سے موسوم ہوگا۔ اور اس میں ہر ایک ممبر حسب اپنے حصہ چندہ کے حصہ دار ہوگا +

۲۔ ثانیاً منافعہ کی کوئی شرح خاص مقرر نہ کیجاوے لیکن ہر ایک قرضہ گیرندہ بروقت ادائیگی رقم قرضہ کے ساتھ کچھ اضافہ یا کوئی شے زاید دیدیا کرے۔ مثلاً صہ روپیہ کے ساتھ۔ ایک۔ دو۔ تین روپیہ وغیرہ وغیرہ دیدیا کرے یا بصورت عدم استطاعت کوئی شے زاید ادا کرنے کی قید نہ رہے +

(۳) مثلاً صہ روپیہ زید ممبر نے اصلی سرمایہ میں سے قرضہ لیا اور اس کے ساتھ بحساب فی روپیہ یک ثار یا دو ثار غلہ سالانہ یا ایک نقد رقم زاید بازاید غلہ خاص سرمایہ زاید نہ سمجھا جاوے۔ بلکہ ایک ایسی رقم جو کسی اپنے مشترکہ کام پر لگائی جاسکتی ہے۔ یعنی ایسی زاید رقمیں حصہ داران میں حسب حصص تقسیم نہ ہوں بلکہ کسی مشترکہ کام پر لگائی جاویں +

(۴) ماحصل رقم قرضہ پر ایک شرح خاص سے منافعہ لیا جاوے۔ اور وہ منافعہ اس شخص کا حصہ سمجھا جاوے جو قرضہ لینے کی صورت میں اُسے ادا کرتا ہے جب ایسی کل رقمیں جمع ہوگئیں تو ہر ایک حصہ دار نے اپنی اپنی رقم موسوم بہ رقم منافعہ برضامندی خود مشترکہ قرار دیکر خاص سرمایہ زاید میں داخل کی اور پھر اخیر وقت پر حسب حصص خود اُسے تقسیم کر لیا مثلاً زید نے اصلی سرمایہ میں سے صہ اور بکر نے مالہ روپیہ اور خالد نے مالہ قرضہ لیا اور ہر ایک قرضہ گیرندہ نے خاص شرح کا منافعہ سالانہ حسب ذیل ادا کیا

زید	عہ	کل للعہ
بکر	عا	
خالد	عہ	

اور یہ ہر ایک رقم خود انہیں ممبروں کی اصلی رقم سمجھی گئی اور پھر کل مبلغ للعہ ایسی رقمیں خاص سرمایہ زاید میں منتقل کردیں۔ اور اپنے اصلی چندوں پر انہیں تقسیم کرلیں۔ مثلاً

زاید۔ بمقابلہ اصلی رقوم چندہ	عہ	میزان للعہ	
بکر	"	عہ	
خالد	"	عہ	

(۵) جو ممبر قرضہ لیوے وہ بطریق بیع سلم فصل پر ایک خاص معیّن نرخ پر غلہ دینا کرے اور ایسی رقم جو بمقابلہ نرخ مقررہ کے اصلی نرخ کی وجہ سے زاید حاصل ہو۔ وہ سرمایہ خاص زاید میں شامل ہوکر حصہ داران میں حسب حصص اصلی کے تقسیم ہوتی رہے +

اب سوال یہ ہے کہ

ان سب صورتوں میں سے کیا کوئی ایسی صورت بھی ہے۔ جو ربا یا سود کی تعریف میں آسکتی ہے۔ اور جو اسلامی شریعت یا کسی اضطراری اجتہاد کی وجہ سے جائز قرار دیجاوے جواب دیتے ہوئے بالخصوص یہ بحث زیر غور رہے۔ کہ ایسے سرمایوں یا بنکوں میں سوائے ممبران رجسٹر شدہ چندہ دہندگان کے اور کوئی نیا شخص قرضہ نہیں لے سکتا۔ گویا جن کا اپنا روپیہ داخل ہے وہی اس میں سے کم و بیش صورت میں قرضہ لیتے اور اس پر ایک شے زاید دیتے ہیں ہر ایک امر کی نسبت جداگانہ جواب معہ مختصر دلایل شرعی نقلی اجتہادی مطلوب ہے بیّنوا و توجروا +

المستفتی خان بہادر سلطان احمد ممبر کونسل بہاولپور

اے مردانِ باہمت

ممالک غیر میں تبلیغ کے لئے قدم اوّل کی تحریک پر خانصاحب محمد حسین خان صاحب کا خط شایع ہوچکا ہے ابھی تک یہ تحریک پورے طور پر احباب تک نہیں پہنچی۔ مگر مجھے خدا کے فضل سے کامل یقین ہوگیا ہے کہ اس میں ضرور کامیابی ہوگی اور میری دلی آرزو ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ احباب کے قلوب میں یہ جوش پیدا کردے تو اکتوبر تک کسی نوجوان قابل گریجویٹ کی روانگی کا سامان ہوجائے اور خدا کے فضل سے یہ امر بعید نہیں خانصاحب ممدوح کے بعد میرے مکرم مخدوم منشی ہاشم علی صاحب مہتمم بندوبست سرڈول گڑھ نے اطلاع دی ہے کہ وہ اس مد میں عہ ایک روپیہ ماہوار دیں گے منشی ہاشم علی صاحب کو قدرت نے خدمت دین کے لئے ایک فیاض اور پرجوش دل عطا کیا ہے۔ سابق بالخیرات ہونیکی انہیں ہمیشہ آرزو رہتی ہے مجھے آجتک کوئی تحریک یاد نہیں جس میں سب سے اول انہوں نے شمولیت کے لئے قدم نہ اُٹھایا ہو۔ ایک متمول اور خوشحال آدمی کے لئے سو پچاس خرچ کردینا اتنا مشکل نہیں ہوتا جس قدر ایک معمولی آدمی کے لئے چند پیسے دینا۔ مگر منشی ہاشم علیصاحب ہر دینی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیتے ہیں۔ اور اپنی ذاتی ضروریات پر وہ دینی ضرورتوں کو مقدم کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کی **ایک روپیہ** ماہوار کی امداد نہایت قیمتی اور قابل قدر امداد ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر دے۔ منشی ہاشم علیصاحب کے بعد دوسرا خط میرے مکرم بھائی بابو منظور الٰہی صاحب کا ہے اُنہوں نے اس غرض کے لئے **پانچروپیہ ماہوار** دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ تحریک جاری ہوگئی ہے اور مجھے امیّد کرنی چاہئیے کہ احباب جلد اس تحریک کو بارور کرنے کی کوشش کریں گے اس وقت تک جو وعدے ہوئے ہیں وہ نیچے درج کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ باقاعدہ حساب رہے یہ یاد رہے کہ اس مد میں کسی بزرگ کو سردست روپیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں یا اگر کوئی صاحب بھیجیں تو وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے پاس بھیجیں +

رقم مطلوبہ

ماہوار اخراجات کیلئے **دوسو روپیہ ماہوار**

وعدے

(۱) خانصاحب محمد حسین خانصاحب	سعہ ماہوار
(۲) ایک بزرگ قوم بتوسل ایڈیٹر الحکم	عہ ماہوار
(۳) منشی ہاشم علیصاحب مہتمم بندوبست	عہ ماہوار
(۴) بابو منظور الٰہی صاحب سپروائزر	صہ ماہوار
(۵) ایک نومسلم بتوسل ایڈیٹر الحکم	عا

باقی مطلوب ایکسو بہتر روپیہ ماہوار

پس اس مد میں ایکسو بہتر روپیہ ماہوار کے وعدے آنے چاہئیں۔

رقم برائے سفر خرچ

سات سو روپیہ

(۱) خانصاحب محمد حسین صاحب	ایک سو روپیہ
(۲) بزرگ قوم بتوسل ایڈیٹر الحکم	ایک سو روپیہ

باقی پانچسو

اس میں شک نہیں کہ ایسے وقت جب کہ قوم بہت سے چندوں کے بوجھ کے نیچے ہے۔ اور تعمیر بورڈنگ کے لئے زبردست تحریک کی گئی ہے۔ اور اس کیلئے روپیہ کی

خانہ بدوش اقوام اور حفاظتِ اسلام

پچھلے دنوں کبھی وارہ قوم کیلئے (جو ایک جرائم پیشہ قوم ہے مگر مسلمان کہلاتی ہے) عیسائیوں نے ایک بستی بسانے کا انتظام کیا تھا۔ اس موقع پر میں نے مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی کہ کیوں مسلمان ایسی قوموں کی جو ان کے اپنے بھائی ہیں اصلاح اور فلاح کی فکر نہیں کرتے؟ اور اگر وہ ایسا نہ کرینگے تو یہ لوگ عیسائیوں کے قبضہ میں چلے جائیں گے۔ اس وقت حفاظتِ اسلام اور اشاعت اسلام کی بہت بڑی ضرورت ہے مسلمانوں کی بہت سی خانہ بدوش قومیں پھر رہی ہیں جو اسلام صرف اتنی بات کا نام جانتی ہیں

شکر ہے الحمد للہ

وشہادت لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی بہر آتا مسلمانوں کی انجمنوں اور علماء اسلام کیلئے یہ کسقدر شرم کی بات ہے کہ انہوں نے اپنے معزز جزو کو بیکار چھوڑ رکھا ہے۔ اور انہیں کارآمد بنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ علماء کی کوشش تو عموماً مسلمانوں کو کافر بنانے تک ختم ہے (الا ماشاء اللہ) انہوں نے گویا اللہ تعالیٰ سے دوزخ اور بہشت کی چابیاں لے لی ہیں وہ جس کو چاہیں کلید جنت عطا کریں۔ اور جسے چاہیں جہنم میں دھکیل دیں۔ یہ کام صرف ان کی قلم اور مہر پر موقوف ہے۔ اگر وہ مسلمانوں کی حالت زار پر رحم فرمائیں اور تھوڑے دنوں تک اپنے اختیارات کو (جو کفر و اسلام کے خطابات کے دیئے جانے کے متعلق انہیں خودبخود حاصل ہیں) عمل میں نہ لائیں تو یقیناً ان کا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ مگر مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ اور دوسری طرف اپنی توجہ وہ ان قوموں کی طرف پھیریں جو خانہ بدوش پھر رہی ہیں۔ اسلام میں یہ قوت اور طاقت بہت زبردست ہے۔ کہ وہ وحشی اقوام کو مہذب اقوام بنا سکتا ہے۔ اس کا تجربہ تیرہ صدیاں پیشتر ہی نہیں ہوا بلکہ آجکل بھی ہو رہا ہے۔ عربوں کی قوم کو اسلام نے کس مقام اور رتبہ تک پہونچایا؟ دنیا کی تاریخ اُسے بھول نہیں سکتی۔ آج بھی افریقہ کی وحشی اقوام میں جو تہذیب اور شائستگی اسلام نے پیدا کی ہے۔ دوسرا کوئی مذہب اُس کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہوا ہے۔

پس ایسی حالت اور صورت میں ان خانہ بدوش اقوام کی اصلاح تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آسان امر ہے۔ کیونکہ یہ لوگ مسلمان ہی کہلاتے ہیں۔ پھر اُن میں وعظ و نصیحت کے ذریعہ اسلام کی حقیقت عملی رنگ میں پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مشکل نہیں ہوگا۔ میں بڑے افسوس اور درد دل سے کہتا ہوں کہ مسلمانوں کی مجموعی طاقت حفاظت و اشاعت اسلام کے سوال پر [illegible] نہیں کرتی۔ ورنہ اس وقت اُنہیں بہت بڑے کام کرنے کا موقعہ ہے۔

ان قوموں میں (جو خانہ بدوش ہیں۔ بدو۔ کنگر پکھی وارہ وغیرہ ہیں) وعظ و اشاعت اسلام کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

ایسے واعظین کی ضرورت ہے جو اُن قوموں میں پھر کر انہیں اسلام کی تلقین کریں

اوّل انہیں صحرائی زندگی اور خانہ بدوش رہنے سے نفرت دلائی جاوے اور ایک جگہ متمدن قوموں کی طرح رہنے کا شوق دلایا جاوے۔ اور اسلام کے ارکان کے عمل درآمد کے لئے انہیں متوجہ کیا جاوے۔ اور رفتہ رفتہ ان کے پیشوں کی اصلاح کر کے صنعتی اور حرفتی کاموں پر انہیں لگایا جاوے۔ اس طرح پر یہ ہزاروں نہیں لاکھوں آدمی جو اسلام کے لئے ایک مفید وجود ہو سکتے ہیں۔ کارآمد مسلمان بن جائیں۔

یہ وقت کام کرنے کا ہے۔ اور ایسے کام کرنیوالوں کی ضرورت ہے جو للّٰہی وقف اپنی زندگیوں کا کر سکیں۔ اور محنت اور جفاکشی سے کام کریں۔ مجھے بار بار اس امر کا افسوس کرنا پڑتا ہے کہ علماءِ دین کی توجہ جو ایسے کاموں کی طرف ہونی چاہئے تھی۔ وہ دور از کار باتوں میں لگے ہوئے ہیں بہرحال اب وقت آگیا ہے کہ ان قوموں میں باضابطہ کام شروع کیا جاوے۔ اور مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد کے کارآمد بنانے کی کوشش کیجاوے۔ اگر مختلف انجمنیں مل کر باضابطہ ایک جماعت مخصوص کرلیں اور وہ مستقل طور پر ان میں کام کرے۔ تو بہت ہی موزوں ہوگا۔ ایڈیٹر الحکم اس مقصد کے لئے مستقل طور پر اس تحریک کو اپنے اخبار میں جاری رکھیگا

جو لوگ ان قوموں میں وعظ کا کام کرنے کیلئے اپنی خدمات دے سکیں وہ از راہ کرم اسے اطلاع دیں۔ ایسا ہی جو لوگ ان فرقوں کے تفصیلی حالات سے واقفیت رکھتے ہوں وہ بھی اگر ایڈیٹر الحکم کو آگاہ کرنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم دیگا۔ ایسا ہی ان قوموں میں کام کرنیکے طریقوں کے متعلق جو احباب مشورے دے سکیں وہ بھی قابل شکرگذاری ہونگے +

زراعتی بنکوں کے متعلق استفتاء

عالیجناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب ممبر کونسل (مرسلہ) کا ایک مراسلہ اور استفتاء درج کیا جاتا ہے۔ علماءِ اسلام کے پاس پہلے یہ مراسلہ اور استفتاء بھیجا گیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کا جواب نہیں دیا گیا۔ مسلمانوں کی سقیم الحالی اور زراعت پیشہ لوگوں کی جو حالت ہے وہ عیاں ہے اب ضرورت ہے کہ اس مضمون پر مجتہدانہ رائے زنی ہمارے علماء کریں اس کے متعلق انشاء اللہ ہر قسم کی تحریریں الحکم میں شائع کر دی جائیں گی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کا فتویٰ بھی انشاء اللہ العزیز شائع کیا جائیگا۔ احمدی قوم کیلئے حضرت کا فتویٰ جو کچھ بھی ہوگا بہرحال واجب التعمیل ہے۔ سردست میں اصل مراسلہ مع استفتاء درج کرتا ہوں۔ ایڈیٹر

علماءِ اسلام کے حضور نیاز نامہ

پس از سلام مسنون اسلام واضح رائے انور آنکہ۔

ہر ایک فرقہ اہل اسلام کے علمائے کرام اور مفتیان عظام غالباً اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ صوبہ پنجاب میں مسلمانوں کے ایک گروہ کثیر اور جم غفیر کا گذارہ اور اوقات بسری زراعت یا زراعتی کاموں پر ہی ہے۔ فیصدی ۸۵ سے بہ نسبت کسی صورت میں کم نہ ہوگی۔ اور اگر دوسرے الفاظ میں کہا جاوے کہ پنجاب میں لفظ مسلمان زمیندار کو بھی شامل ہے۔ تو کچھ بیجا نہ ہوگا +

ساتھ ہی اسکے اس سے بھی غالباً علمائے کرام کا کثیر حصہ واقف ہوگا کہ بدقسمتی سے مسلمان زمینداروں کی حالت بہت ہی پریشان اور قابل افسوس ہے باوجود ترقی کاشت اور وسائل آبپاشی وغیرہ کے بھی ان میں فیصدی ۱۵ بھی اصلی معنوں میں

اور مسیح ہونا چاہیئے۔ اگر یہ حالات موجودہ خود طبعًا مجکو یہ دونوں خطاب عطا نہیں کرتے تو میں جھوٹا ہوں اور اگر کرتی ہیں تو ہر ایک متقی اور خدا ترس کے لئے واجب اور لازم ہے کہ میرے انصار میں سے ہو جاوے۔ اسی بنا پر میں آپ پر نیک ظن کرکے یہ خط آپ کی طرف لکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس روز سے ڈر کر جبکہ ایک ذرہ انحراف اور خدا کی راہ میں سستی کرنا انحطاط اعمال کا موجب ہو گا میری نصرت میں لگ جائیں۔ ہر ایک روح جو تعصب اور پندار اور خود پسندی سے خالی ہو کر میری نسبت خدا تعالیٰ سے گواہی طلب کریگی تو خدا تعالیٰ میری سچائی کی گواہی اس کو دیگا سوا اے عزیز خدا سے خوف کرکے اور اس دن سے ڈر کر جبکہ ہر ایک شخص کو اپنی لاپرواہی کی بازپرس ہو گی۔ میرے معاملہ میں خدا سے روشنی مانگ۔ تا اس جماعت میں شمار نہ کئے جاؤ جنہوں نے خدا کے مسیح موعود کو پاکر سر اُٹھا کر اسکی طرف نہ دیکھا۔ یہ میری طرف سے ایک تبلیغ ہے اور اُن تمام لوگوں کا بوجھ آپ کے سر پر ہے جو آپ کے ایک ذرہ اشارہ سے حق کو قبول کر سکتے ہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ الراقم المامور من الرب الغفور۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان۔

مکرر یہ کہ حضرت احدیت کا محب صادق جو اپنے تئیں محجوبانہ حالت میں رکھنا نہیں چاہتا اور نہ کسی قصہ تاریکی کے ساتھ اس ناپائیدار دنیا سے سفر کرنا چاہتا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ موقعہ دیا ہے کہ اپنی معرفت کی منزلوں کو اپنی استعداد کے موافق پورا کرے کیونکہ نشان ظاہر ہوتے ہیں اور حقایق معارف بیان کئے جاتے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اس وقت ٹھوکر نہ کھاوے۔ اور اس سعادت ... عظمیٰ ... کے آسمان سے ... ہیں فقط۔

اس ... حضرت صاحب نے اپنی مہر لگائی تھی۔ اور اس مہر میں جو الہامی عبارت ہے وہ یہ ہے :۔

اذکر نعمتی التی انعمت علیک۔ غرست بیدی رحمتی وقدرتی لک۔

ذیل میں عبارت حضرت مولوی نورالدین صاحب کی ہے۔ جو حضرت صاحب کے حکم سے مراسلہ موصوف کے نیچے لکھی گئی کیونکہ معلوم ہوا تھا کہ صاحب مکتوب الیہ کی مولوی صاحب سے سابقہ معرفت ہے۔ اسلئے حضرت صاحب نے مناسب خیال فرماکر مولوی صاحب کیطرف سے تھوڑا سا مضمون لکھوا دیا

وہ یہ ہے

خاکسار نورالدین بگرامی خدمت قاضی صاحب۔ پس السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش پرداز سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ پس بامتثال امر خاتم النبیین رسول رب العلمین علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم الدین۔ درد دل سے عرض ہے۔ کہ جناب امام الزمان علیہ الرضوان کے ارشاد کو۔ دنیا کی بے ثباتی پر نظر کرکے غور سے پڑھیں۔ اور بجائے اس کے کہ آپ گذشتہ بزرگان کی ... پر توجہ فرمائیں زندہ امام کے انصار الدین میں اپنے آپ کو منسلک کردیں سارے کمالات اور الٰہی رضامندی اطاعت میں ہے اور بس۔ نورالدین۔ ... شعبان ۱۳۱۲ھ

سٹیشن ماسٹر بٹالہ کی چوری

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ پچھلے دنوں بابو جیون جان صاحب سٹیشن ماسٹر بٹالہ کے ہاں بذریعہ نقب چوری ہو گئی اور چار ہزار دو سو روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ بابو جیون جان صاحب نہایت شریف اور خلیق سٹیشن ماسٹر ہیں اور میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ ایسا خلیق اور ملنسار سٹیشن ماسٹر اس سے پہلے بٹالہ سٹیشن پر نہیں آیا۔ جو ہندو اور مسلمان دونوں میں یکساں عزت اور پیار کی نظر سے دیکھا جاوے۔ مگر نہایت ہی تعجب اور افسوس ہے کہ کسی شریر نے خطرناک سازش کرکے انہیں اس قسم کی مالی تکلیف دی ہے۔ بٹالہ کی پولیس نہایت مستعدی سے اس چوری کے سراغ میں مصروف ہے۔ مگر جہانتک مجھے علم ہوا ہے ابھی تک کوئی قابل وثوق سراغ نہیں چلا۔ پولیس آفیسروں کو قطع نظر اس کے کہ وہ اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے اس مقدمہ کے برآمد کرنے میں سعی کر رہے ہیں۔ بابو صاحب کی شرافت اور حسن اخلاق کی وجہ سے خصوصًا سخت رنج ہے۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں اب تک کوئی سراغ نہیں چلتا۔ کہیں لڑکا بغل میں ڈھونڈورا شہر میں + والی مثل نہو۔

اگرچہ پہلے ہی قابل پولیس آفیسر اس سٹیشن پر مامور ہیں لیکن انکی امداد کے لئے بعض اور چیدہ آفیسر بھی بھیجدیئے جاویں تو بہت ہی بہتر ہو گا۔ خدانخواستہ اگر اس چوری کا کوئی سراغ نہ چلا۔ تو میں سمجھتا ہوں بہت افسوسناک امر ہو گا۔ چودہری جلال الدین کی مستعد طبیعت خدا کے فضل اور تائید سے کسی بہترین نتیجہ پر پہونچنے کی امید دلاتی ہے +

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ۲۴ جولائی ۱۹۱۱ء کو ملتان ادائے شہادت کے لئے تشریف لے گئے جہاں ۲۶ جولائی کو حضرت ایک طبی شہادت کیلئے طلب ہوئے تھے۔

آپ نے اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ کو امام مقرر فرمایا +

واپسی پر آپ لاہور میں وہاں کی جماعت کی درخواست پر ایک پبلک لیکچر دینے ... ملتان میں بھی ایک پبلک لیکچر اسلام اور دوسرے مذاہب پر آپ نے دیا ہے +

۲۔ بارش دوسرے تیسرے روز ہو جاتی ہے

اطلاع

خریداران الحکم کے نام وی پی بھیجے جا رہے ہیں اور وی پی میں وہ پرچے بھیجے جا رہے ہیں جو کسی اشاعت کے زائد یا واپس آئے ہوئے پرچہ دفتر میں موجود ہیں سلسلہ ... تازہ نمبر حسب معمول کیموافق جاتے ہیں۔ اسلئے یہ یاد رہنا چاہیئے۔ بعض احباب لکھ دیتے ہیں کہ پرانے پرچے تھا اگر آپ چاہتے ہیں کہ الحکم اپنے فرض کو مستعدی سے ادا کرے تو آپ اسکی اعانت کیلئے ہاتھ بڑھائیں۔ ایڈیٹر